تسخیر موکلات وحاضرات









تسخیر موکلات و حاضرات

مصنف خالد اسحق راٹھور

ایم اے ہسٹری

ایڈیٹر: راہنمائے عملیات (ماہنامہ)

ایڈیٹر: خالد روحانی جنتری

آسٹرو کمپیوٹر پروگرامر

تالیف: [illegible]

پبلشر: [illegible]

رابطہ: [illegible]

فون: (042) 6374864

سن اشاعت: 2003

کاپی رائٹ نمبر: ISBN-969-535-026-7

Rs 150.00

قیمت: [redacted]

[illegible]

ملنے کے اوقات: [illegible] 11:00 تا شام 05:00 [illegible]

جملہ حقوق محفوظ ہیں

فہرست مضامین

[illegible]

راٹھور پبلشر کے تحت شائع ہونے والی کتب

راہنمائے عملیات (ماہنامہ)	25روپے
ہر ماہ شائع ہوتا ہے۔	
خالد روحانی جنتری	80روپے
ہر سال شائع ہوتی ہے۔	
روحانی مشورے (ترمیم شدہ)	50روپے
علم الحروف	100روپے
راہنمائے عملیات (ترمیم شدہ)	80روپے
نبی ﷺ کے وظائف	
قاموس جفر	
جفر جامع	
راہنمائے تل شناسی	40روپے
اسباق دست شناسی	60 روپے
مکمل پامسٹری	
راہنمائے دست شناسی	زیرطبع
آسٹرو پامسٹری	
ساعات حقیقی	90 روپے
خزینہ اعداد (ترمیم شدہ)	50 روپے
علم اعداد حقیقی	
خالد نجوم	
راہنمائے علم نجوم (حصہ اول)	80روپے
راہنمائے علم نجوم (حصہ دوم)	زیرطبع
ملکی نجوم	
مفتاح الرموز و اسرار الکنوز	80روپے
ازدواجی نجوم	
طبی نجوم	زیرطبع
۱۰سالہ جنتری ۲۰۰۰ تا ۲۰۱۰	115روپے
عملیات قرآن (زیرطبع)	60روپے

پاکستان کا مستقبل	
طب از رسول ﷺ	
آسان عملیات	60روپے
قرآن اور طب	
السحر الاحمر	50روپے
خالد جامع العلوم مخفی	
تاش کے ۵۲ کارڈ	
خالد رمل	
طلسمی جواہرات	زیرطبع
مراقبہ	زیرطبع
خوابوں کی تعبیر	
طلسمات زہرہ (عملیات تسخیر)	60روپے
پامسٹری، جنس اور ہماری نفسیات	زیرطبع
مستحصلہ قادر الکلام	50 روپے
خالد فالنامے	
بائیوردم	
ہندی نجوم ہمہ گن ساری ۱۰۰ سالہ ہندی جنتری	110روپے
بانڈ ریس اور لاٹری کے نمبر (ترمیم شدہ)	100روپے
السحر العجیب فی جلب الحبیب	90روپے
اقوال المرضیہ فی معرفۃ الاعمال الرملیہ	40روپے
سحر بار نوخ	50روپے
کتب ابن عربی (اول)	زیرطبع
مجربات خالد	55روپے
تسخیر موکلات و حاضرات	60روپے
اصول و قواعد عملیات (زیرطبع)	90روپے
الاسماء الحسنیٰ (زیرطبع)	90روپے
پاراشرا سسٹم آف اسٹرالوجی (زیرطبع)	90روپے

خالد اسحاق راٹھور' 2/11' محمد نگر' نزد جامعہ نعیمیہ' گڑھی شاہو' لاہور



راہنمائے عملیات ہر ماہ شائع ہوتا ہے

قیمت صرف 25 روپے

راہنمائے عملیات



خالد روحانی جنتری

ایک ایسی جنتری جو آپکو دوسری تمام جنتریوں اور تقویموں سے بے نیاز کر دے گی



مصنف و مدوین

خالد اسحاق راٹھور

خالد روحانی جنتری ہر سال شائع ہوتی ہے

قیمت 80 روپے

پیش لفظ

تسخیر موکلات و حاضرات انتہائی سنجیدہ موضوع ہے۔ تاہم بدقسمتی سے اس کو اس قدر سنجیدگی سے نہیں لیا جار ہا جو کہ اس کا حق ہے۔ میں نے اپنے عملی تجربے میں دیکھا ہے کہ لاتعداد خواتین و حضرات موضوع کو سمجھے بغیر اس بات کے متمنی ہوتے ہیں کہ حاضرات اور تسخیر کے میدان میں داخل ہو جائیں۔ یہ ایک ایسا میدان ہے جس میں جاری جنگ میں شریک ہونے والا سپاہی اگر ضروری ہتھیاروں سے مسلح نہ ہو تو اُس کی کامیابی کے امکانات کے خاتمے کے ساتھ ساتھ اس کی ذہنی اور جسمانی توڑ پھوڑ کے لاتعداد امکانات ہوتے ہیں۔

میرا مقصد آپ کو اس میدان سے دُور رکھنا نہیں ہے۔ لیکن میری دلی خواہش ہے کہ آپ اس میں داخل ہونے سے پہلے کامیابی کے لیے اپنے آپ کو تیار کر لیں۔ تسخیر ہمزاد موکلات و حاضرات اور جنات کے اعمال کے لیے خاص نہج پر اپنے آپ کو تیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ تیاری انسانی جسم سے زیادہ انسانی ذہن اور روح سے متعلق ہے۔ گو ان اعمال میں کامیابی کے لیے انسان کا پہلوان ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا تاہم متوازن صحت کا حامل ہونا حد درجہ ضروری ہے۔ تاہم یہ امر بھی اس قدر اہم نہیں جتنا کہ عامل کا ذہنی اور روحانی طور پر تیار ہونا ہے۔ اس میدان میں کامیابی کے لیے ضروری ہے

کہ فرد نفسی اور ذہنی حوالوں سے ایک خاص منزل پر ہو۔ عمل یا کوئی چلہ شروع کرنے کے کیا لوازمات ہیں؟ کن حالتوں میں کامیابی کے امکانات زیادہ اور کن حالتوں میں ناکامی کا خطرہ ہے؟ یہ سب اور ایسے لاتعداد امور جن کو ایک عامل کو عمل شروع کرنے سے قبل عمل کے دوران اور عمل کے بعد بھی اپنے پیش نظر رکھنا چاہیے۔ اس کتاب میں خاص طور پر زیر بحث لائے گئے ہیں۔

یہ بات ذہن میں رکھیں کہ آپ کی کامیابی جہاں درست عمل کے تابع ہے وہاں درست طریقہ کار اختیار کیے بغیر آپ کامیابی کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتے۔ اس قسم کے اعمال میں زیادہ تر کیسوں میں ناکامی اس لیے نہیں ہوتی کہ عامل جو عمل کر رہا ہے۔ وہ درست نہیں بلکہ ناکامی کی وجہ وہ طریقہ کار ہوتا ہے جو عامل اس عمل کے لیے اختیار کرتا ہے۔

یہ بات ہر فرد جانتا ہے کہ کسی بھی کام میں کامیابی کے لیے ہمیشہ ایک خاص اور معین طریقہ کار اختیار کرنا پڑتا ہے۔ بصورت دیگر فرد کی کامیابی مشکوک ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہمارے ہاں ناکامی کی بنیادی وجہ درست طریقہ کار سے آگاہی کا نہ ہونا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس شعور کی کمی کہ اگر وہ ناکام ہوا ہے تو اس ناکامی کی کیا وجوہات ہیں؟ اور پھر یہ کہ ان وجوہات پر کس طرح قابو پایا جا سکتا ہے؟ یا یہ کہ دوران عمل اس سے جو غلطیاں ہوتی ہیں وہ کس طرح دور ہونگی یا اُس امر کو کرنے کا دُرست طریقہ کار کیا ہے؟

کتاب ھذا کو تحریر کرتے ہوئے درج نکات کو خاص طور پر ذہن میں رکھا ہے۔

اول: بطور عامل اپنے آپ کو تیار کرنے کا طریقہ۔
دوم: دوران عمل کن اُمور سے بچا جائے؟
سوم: دوران عمل کیا طرز کار اختیار کیا جائے؟
چہارم: اگر ناکامی ہوئی ہے تو اپنی اصلاح کس طرح کی جائے؟
پنجم: حاضرات تسخیر و جنات کو قابو کرنے کے اعمال۔
ششم: اگر کسی پر حاضرات و جنات وغیرہ مسلط ہوں تو ان کو دفع کرنے اور بچاؤ کے طریقے۔

کتاب کو تحریر کرتے ہوئے میں نے ایک کوشش اور کی ہے کہ اس میں کوئی بھی عمل ایسا شامل نہ کیا جائے جو شرعی حوالے سے متنازعہ ہو۔ حالانکہ اپنی طویل عملی زندگی کے دوران ایسے اعمال بھی سامنے آئے جو غیر شرعی تھے لیکن حسب منشاء نتائج لانے کا باعث تھے۔ مزاجاً میں اس چیز کے خلاف ہوں کہ کوئی بھی فرد جو مسلمان ہو وہ غیر شرعی اعمال میں داخل ہو۔ ایسے اعمال عام طور پر اس نوعیت کے ہوتے ہیں کہ فرد ان پر عمل کرنے کے بعد دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

آخری الفاظ کے طور پر میں یہ لکھنا پسند کرونگا کہ آپ عمل شروع کرنے سے پہلے اس کے تمام نتائج پر نظر رکھیں۔ عمل شروع کرنے سے پہلے یہ سوچیں کہ آپ کو واقعی اس شعبے میں داخل ہونا چاہیے؟ کیا آپ اتنی قوت ارادی کے مالک ہیں کہ اختتام عمل تک پہنچ جائیں؟ اگر ان سوالوں کا جواب ہاں میں ہے تو پھر ان اعمال کو کرنے کا بیڑہ اُٹھائیں۔ ایک بات اور، خدانخواستہ اگر آپ ناکام ہوتے ہیں تو اس ناکامی کو روگ نہ بنائیں۔ بلکہ مسلسل جدوجہد پر یقین رکھتے ہوئے حصول کامیابی کے لیے تگ و دو کرتے رہیں۔

اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اللہ ہم سب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور ہمیں دین و دنیا میں کامیاب کرے اور اُس سمت میں بڑھنے سے محفوظ رکھے جو ہمیں راہ راست سے بھٹکا دے۔ آمین۔

مصنف خالد اسحٰق راٹھور
ایم اے ہسٹری
ایڈیٹر: راہنمائے عملیات (ماہنامہ)
ایڈیٹر: خالد روحانی جنتری
آسٹرو کمپیوٹر پروگرامر

رابطہ خالد اسحاق راٹھور، مکان نمبر ۲، گلی نمبر ۱۱، محمد نگر، نزد جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو لاہور

کچھ سچی باتیں

فی زمانہ تسخیر موکلات کا ایک ایسا فیشن چل نکلا ہے کہ موکلات، ہمزاد اور دیگر غیر مرئی مخلوق کو تسخیر کرنے کی خواہش ہر فرد دل میں لیے ایسے عملیات کی تلاش میں سرگرداں ہوتا ہے جن کے ذریعے وہ کسی نہ کسی طور اس منزل کو سر کرنے کے جنون کو پورا کر سکے۔

ان میں کوئی حقیقت ہے؟

کیا اس منزل کو سر کیا جا سکتا ہے؟

آخر موکل قابو کیسے آئے گا؟؟

حاضرات کیسے کی جاتی ہیں؟

خاص عمل بتا دیں؟

مجرب عمل ہو؟

تین دن کا عمل بتا دیں؟

ایک گھنٹے میں موکل قابو کروا دیں۔

میں نے تالے سے عمل کیے کامیابی نہیں ہوئی کیا وجہ ہے؟

جناب سب عمل بے کار ہیں ان میں کچھ نہیں۔

جی عامل اصل عمل تو چھپا لیتے ہیں اور بے کار بتا دیتے ہیں۔

میں نے تو اجازت بھی لی ہے پھر بھی کچھ نہیں ہوا۔

ایسے لاتعداد سوال اس موضوع پر ہمارے سامنے آتے ہیں۔ جن کے جواب دینے کی سعی اصل مقصد کو ذہن میں رکھ کر کی گئی ہے۔

حالت یہ ہو چکی ہے کہ موکل قابو کرنے کے جو شائق ہیں وہ تو اپنی جگہ لیکن عاملین کاملین نے بھی اس حوالے سے خوب دوکان داری چمکائی ہے۔ روزانہ نئے نئے عمل موکل اور ہمزاد کو قابو میں کرنے کے نظروں سے گزر رہے ہیں۔

بلکہ میں تو کہوں کہ پچھلے کچھ عرصے میں موکلات کے جتنے اعمال اور کتب سامنے آئی ہیں۔ اتنی تعداد عملیات کی کتب میں تحریر اعمال کی کل تعداد سے بھی زیادہ ہو چکی ہے۔

جفری مستحصلہ پر تحریر نہ کرنے کی وجہ بھی یہی ہے۔ جس کا اظہار پہلے بھی ماہنامہ "راہنمائے عملیات" میں کر چکا ہوں کہ جفار حضرات بیٹھے بیٹھے مستحصلہ تخلیق کر کے برائے اشاعت ارسال کر دیتے ہیں۔ ان مستحصلہ جات کی کل تعداد جو کبھی حد درجہ محدود تھی اب ہزاروں کی گنتی سے نکل کر لاکھوں کی گنتی میں شمار ہو رہی ہے۔ اور اگر مستحصلہ جات بنانے کی یہی رفتار رہی تو یہ لاکھوں سے بھی بڑھ جائیں گے۔ گو علم ایک سمندر سے وسیع ہے اور اس کا ایک کنارہ دوسرے کنارے سے نظر نہیں آ سکتا لیکن تحقیق اور محنت' اور چیزیں ہیں' بیٹھے بیٹھے بلا تحقیق صرف نام شائع کروانے کے شوق میں مستحصلہ جات' مضمون یا کتب مشینی انداز میں بنانا اور بات ہے۔

یہی حال موکلات کے علم کا ہو چکا ہے۔ بیٹھے بیٹھے موکلات قابو کرنے' جن اور ہمزاد تسخیر کرنے کے طریقے لکھے اور شائع کروائے جاتے ہیں۔ مارکیٹ میں اس موضوع پر پچھلے کچھ عرصے میں

لاتعداد کتب آ چکی ہیں۔ بعض مصنف حضرات نے تو کمال کر دیا ہے۔ لاتعداد اعمال تحریر کیے ہیں اور ساتھ ہی ان کے ذاتی استعمال میں آنے کا تحریر کر دیا ہے جو کہ ایک انسانی زندگی میں ممکن نہیں۔ ایک انسان ایک حد تک ہی اعمال اپنی مختصر زندگی میں کر سکتا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں نہیں۔

موضوع کو سمجھنے کی کوشش

اب آیئے اس موضوع کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ پھر اگر آپ کا دل اور دماغ یہ کہے کہ یہ میدان آپ کے لیے قابل عمل ہے تو ضرور اس طرف آئیں بصورت دیگر کسی اور شعبے میں قسمت آزمائی کریں۔ اگر یہ سچ ہے کہ دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں تو یہ اس سے بھی بڑا سچ ہے کہ دنیا میں ہر امر بھی ممکن نہیں۔ حکمت الٰہی ہر حکمت پر غالب ہے۔

موکلات اور حاضرات کے شائق جو میرے پاس آتے ہیں ان کو سمجھانے کے لیے ایک موٹی اور سادہ مثال میں عموماً دیتا ہوں۔ سو یہاں پہلے آپ کے لیے بھی اس کو تحریر کرتا ہوں۔

آپ کے خاندان میں، گلی میں یا محلے میں کوئی بچہ ہو اور آپ چاہیں کہ اس پر قابو پا لیں۔ اس کو ہمیشہ کے لیے اپنی مرضی کا پابند کر لیں۔ وہ آپ کے حکم اور اشارے کا پابند ہو جائے۔ وہ ماں باپ کی نہ سنے بس آپ کا غلام بے دام بن جائے۔ وہ ہمہ وقت آپ کی خواہش کے تابع ہو جائے۔ وہ آپ کی مرضی سے چلے، آپ کی مرضی سے کھائے، آپ کی مرضی سے کھیلے اور آپ کی مرضی سے کام کرے۔ کیا آپ کے لیے ممکن ہے کہ ایک صاحب اختیار انسان ہوتے ہوئے آپ بچے کو ان سب باتوں یا کچھ باتوں پر مجبور کر سکیں؟ بہت ممکن ہے آپ ناکام ہو جائیں، شاید کامیاب ہو جائیں۔ لیکن

کامیابی کے حصول یعنی بچے کو تابع فرماں کرنے کے لیے آپ کو کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑیں گے۔ آپ کو کتنی محنت کرنا پڑے گی۔ آپ کی کتنی کوشش اور جدو جہد کے بعد شاید چند فی صد کامیابی کے آثار پیدا ہوں۔

ذرا سوچیں اگر ایک معمولی بچے کو مکمل طور پر قابو کرنا یا تسخیر کرنا اس قدر مشکل ہے تو پھر ایک ایسی مخلوق کو جس کے بارے میں آپ کا بنیادی علم صفر کے برابر ہے کس طرح تسخیر کریں گے۔

مندرجہ بالا گفتگو سے حاصل دو اہم نتائج کو ذہن میں رکھیں۔

اول: تسخیر کا امر انتہائی مشکل ہے۔

دوم: تسخیر کا عمل انتہائی اور مسلسل کوشش کا طالب ہے۔

کون سا عمل موثر ہے اور کون سا نہیں اس بارے میں بحث آگے چل کر آئے گی۔ فی الحال چند دیگر بنیادی امور پر بحث کرتے ہیں۔

معاملے کی حقیقت

جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ آیا اس سارے معاملے کی کوئی حقیقت ہے بھی کہ نہیں؟ تو سادہ جواب "ہاں" میں ہے۔ تاہم اس قابل فہم جواب کے ساتھ مشکل یہ ہے کہ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو زیادہ تر لوگوں کے لیے ایک دل خوش کرنے والے خواب کی حیثیت رکھتی ہے۔ اپنی آج تک کی زندگی میں کم ہی لوگوں کو ایسے کسی بھی سلسلے میں کسی جزوی یا مکمل کامیابی کی منزل سر کرتے ہوئے پایا ہے۔

اس منزل کو سر کرنا ناممکن تو نہیں لیکن اتنا بھی آسان نہیں کہ ہر فرد یا عامل اس کو کر

سکے۔ بہت سے اس عمل کو صرف جزوی طور پر پا سکتے ہیں۔ بلکہ اکثریت تو ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جو اس سلسلے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ بلکہ ناکامی ان کا مقدر بنتی ہے۔ صرف کچھ خوش قسمت ایسے ہوتے ہیں جو جزوی طور پر کامیاب ہوتے ہیں۔ جزوی کامیابی سے مراد یہ ہے کہ ایسے عامل یا مشق کرنے والے حضرات دوران عمل کسی شے کی موجودگی کا احساس کرتے ہیں یا کوئی چیز اپنی کوئی نشانی یعنی حرکت' خوشبو یا لمس یا روشنی کے ذریعے اپنی موجودگی کا احساس دلاتی ہے لیکن نظر نہیں آتی یا کوئی شے نظر تو آتی ہے لیکن نظر آنے کے علاوہ کوئی حرکت نہیں کرتی۔ یعنی گفتگو وغیرہ شروع نہیں کرتی یا وقتی طور پر ظاہر ہو کر غائب ہو جاتی ہے یا ایسی ہی کسی اور صورت حال کا سامنا ہوتا ہے۔ یعنی فرد کو متعلقہ موکل یا حاضرات سے ہم کلامی کا مقصد اور دیگر امور طے کرنے کی صلاحیت نہیں حاصل ہو پاتی۔

صرف معدودے چند ایک افراد ایسے ہوتے ہیں جو واقعی اس منزل پر پہنچتے ہیں اور حصول مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ بلکہ کئی ایک بدقسمت تو ایسے ہوتے ہیں جو عین منزل پر پہنچ کر منزل کھو بیٹھتے ہیں۔

تسخیر کے خطرات

یہ منزل کھونے کے کئی فوائد بھی ہیں اور کئی نقصان بھی۔ منزل کھونے یا عمل کی رجعت ہونے کے بعد فرد کے اوپر جو سب سے پہلا ردعمل ہوتا ہے۔ اس میں جان جانے کی بجائے دماغ کے مفلوج ہونے' پاگل پن' ہوش وحواس کا ختم ہونا' دیوانگی اور متفرق دماغی امراض ہیں۔

تاہم دماغی کے علاوہ دیگر جسمانی امراض مثلاً بخار یا کسی ہڈی وغیرہ کا ٹوٹنا اور آخری درد

کے طور پر جان کا تلف ہونا یعنی فرد کا مر جانا بھی ممکن ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ رزق کی تنگی، گھریلو پریشانی، گھر والوں کی صحت کے مسائل اور عجیب قسم کی نحوست اور بدمزگی بھی ممکن ہوتی ہے۔ اور اگر آپ غور کریں تو آپ کو ایسے لوگوں کی ایک بڑی تعداد سڑکوں اور ویرانوں میں نیم مدہوشی کی حالت میں مل سکتی ہے جو ان اعمال کی رجعت کے نتائج کا شکار ہوئے ہوتے ہیں۔

باقی رہی منزل کھونے کے فوائد کی بات تو یہ بھی کئی ایک ہیں۔ پہلا اور بڑا فائدہ تو یہ ہے کہ نیم دیوانگی یا نیم مدہوشی یا ذہن کا غیر متحرک ہونا فرد کو لاتعداد مسائل سے آزاد کر دیتا ہے۔ کس کی حکومت آرہی ہے، کس کی جارہی ہے، تن پر کپڑے ہیں یا نہیں، بارش ہو رہی ہے یا نہیں، دن ہے یا رات، دولت ہے یا نہیں، انسان ان تمام مادی چکروں سے باہر آ جاتا ہے۔ ان فوائد کے علاوہ یہ بڑا فائدہ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ فرد ان اثرات کے تابع، عمل کی رجعت یا مفعول کے غالب آنے کے باعث ایسی گفتگو یا پیش بینی کی صلاحیت کا حامل ہو جاتا ہے کہ اس کی زبان بلا کسی دنیاوی حساب کتاب کے غیر یقینی حد تک درست پیشن گوئی اور دعا کی صلاحیت کی حامل ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ صلاحیت خود ان کی اپنی ذات کے لیے مفید نہیں ہوتی۔ بلکہ ان لوگوں کے لیے مفید ثابت ہوتی ہے جو ان سے کسی نہ کسی امر کے لیے رجوع کرتے۔

میں نے ذاتی طور پر ایسے لوگوں کو بہت اچھا پیشن گو اور قبولیت دعا کے حوالے سے بہتر مقام پر فائز پایا ہے۔

عمل کرنے کا مقصد

یہاں ایک اور اہم سوال سامنے آ کھڑا ہوتا ہے جو میں تسخیر اور ہمزاد کے شوقین حضرات سے عموماً پوچھتا ہوں۔

یہ عمل آپ کس لیے کرنا چاہتے ہیں؟ آپ کا مقصد کیا ہے؟

عموماً لوگوں کا جواب ڈاکٹروں کے جواب سے ملتا جلتا ہے۔ "انسانیت کی خدمت"۔

جبکہ میرا خیال یہ ہے کہ انسانیت کی خدمت کے کئی اور قلبی، جذباتی، مادی اور روحانی طریقے ہیں۔ جن کی مدد سے کوئی بھی فرد حسب منشاء انسانیت کی خدمت کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تسخیر کے شائق لوگوں کی ایک بڑی تعداد، موکلات، ہمزاد، حاضرات، جنات اور پریوں وغیرہ سے مختلف مقاصد کے لیے تعلق قائم کرنا چاہتی ہے۔ کچھ لوگ اس لیے اس شعبے کی طرف آتے ہیں کہ بغیر ہاتھ ہلائے وہ موکلات کے ذریعے ہی سب کچھ کر لیں۔ بس موکل قابو میں آ گیا اب ساری دنیا ان کے قابو میں ہے جو دل چاہے جو خواہش پیدا ہو وہ پلک جھپکتے پوری ہو جائے۔ کچھ اس لیے ہمزاد یا موکلات کی سمت سفر کرتے ہیں کہ ان کا نام ہو ان کی دہشت ہو۔ ہر فرد ان سے بات کرنے سے قبل یہ سوچے بھئی یہ تو طاقت ور اور خطرناک آدمی ہے۔ اس سے بچ کر رہو ورنہ یہ نقصان پہنچا دے گا۔ اور اس طرح عوام ان کے تابع ہو جائیں گے۔ کچھ شوقین حضرات موکل کو اس لیے تسخیر کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں کہ ان کی مدد سے اپنی غلیظ حیوانی اور جنسی خواہشات کی تکمیل کریں۔ دنیا بھر کی عیاشی ان کو بیٹھے بیٹھے میسر آ جائے اور لوگ جس بات کی تمنا کر سکتے ہیں وہ ان کے اشارے کی منتظر ہو۔ موکلات کی تسخیر کا خواہش مند ایک بڑا طبقہ مختلف قسم کی انعامی سکیموں سے منسلک افراد کا ہے۔ یہ لوگ موکل یا ہمزاد سے پہلے نمبر پر آنے والے گھوڑے یا انعامی بانڈ کے نمبر کے خواہش مند ہوتے ہیں تا کہ صبح اٹھتے ہی ارب پتی بن جائیں۔ بستر کے اوپر اور نیچے نوٹوں کی گڈیوں کے ڈھیر لگے ہوں۔ دنیا کی کوئی خواہش اور آرام ایسا نہ ہو جو ان کی دسترس سے باہر ہو۔ اس طرح خواہش مندوں کی ایک بڑی تعداد اس عمل کے ذریعے

کامیاب عامل بننے کی خواہش مند ہوتی ہے۔ ظاہری بات ہے جب عامل صاحب یا پیر صاحب ایک لمحے میں دوزخ کی آگ اس دنیا میں لا کر دکھائیں گے تو فوراً ہی تمام مریدان کی کرامت کے زندہ جاوید گواہ اور اشتہار بن جائیں گے اور ایک دنیا ان کے علم و فضیلت کے آگے سر جھکا دے گی۔

ایسے ہی اور خواہش مندوں کا جائزہ لیں تو ایک طویل فہرست وقت کے ضیائع کا باعث ہو گی۔ تاہم اس بحث کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ موکلات یا حاضرات وغیرہ کا ہر طالب ان بے ہودہ خواہشات کی تشفی لیے ہوئے ہوتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ خلقت اللہ کی مدد کے لیے بھی لوگ اس طاقت کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ جس کے پاس یہ طاقت ہوتی ہے وہ اس پر تکبر نہیں کرتا اور اس کو پوشیدہ رکھتا ہے اور جس کے پاس یہ طاقت و اختیار نہیں ہوتا وہ اس کا سب سے بڑا دعوے دار ہوتا ہے اور ایک لمحے میں صور اسرافیل پھونک کر قیامت لانے کا دعویٰ کرتا نظر آتا ہے۔

کیا آپ نے کبھی کسی صاحب مرتبہ ولایت بزرگ سے بھی ایسی خرافات دیکھی سُنی یا پڑھی ہیں؟

عمل خاص

اب اس منظرنامے میں ایک مسئلہ اور پیدا ہوتا ہے اور وہ ہے "عمل خاص" کا۔

اول تو خواہش ہی ایسے عمل کی ہوتی ہے کہ جیسے ہی عمل کا نام زبان پر آئے ویسے ہی موکل آ حاضر ہو۔ اگر ایسا عمل نہیں تو ایسا بتا دیں کہ چند گھنٹے میں موکل حاضر ہو جائے۔ اچھا اگر ایسا بھی نہیں تو ایسا تو بتا دیں کہ چند دن یا چند ہفتوں میں لازم موکل ہاتھ باندھے خدمت اقدس میں آ کھڑا ہو۔

ہمزاد اور موکلات کی تسخیر کے خواہش مند اپنے اندر اتنا بھی صبر نہیں رکھتے کہ چند دن عمل میں بسر کر دیں۔ حالانکہ یہ سارا کام ہی ریاضت اور صبر کا ہے۔ کئی دفعہ تو اس قدر حیرت ہوتی ہے کہ یا اللہ یہ لوگ دماغ کا استعمال بالکل ترک کیوں کر بیٹھے ہیں؟ بھئی آپ ایک غیر مرئی مخلوق کو قابو کرنا چاہتے ہیں۔ ایک تصوراتی مخلوق' ایک بے نام شے' جس کے نہ سر کا پتہ ہے نہ پاؤں کا' نہ رہنے کی جگہ اور حقیقت تو یہ ہے کہ لوگوں کو بلکہ اس موضوع پر لکھنے والوں کی اکثریت اور ان عملوں کو بیان کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد کو خود نہیں پتہ کہ موکلات کیا ہوتے ہیں' ان میں کوئی تفریق ہے کہ نہیں؟ بس ہر بندے نے منہ اٹھایا ہوا ہے اور چل رہا ہے موکل قابو کرنے۔ اپنے آپ کا پتہ نہیں چلی ہے سرکار ان دیکھی دنیا فتح کرنے۔

بھائی ایک عمل ایک دن' ایک گھنٹہ یا ایک چلہ کرنے سے کامیابی سے بالضرور ہمکنار نہیں ہوتے۔ ان کے لیے تربیت کی ضرورت ہوتی ہے' ان کے لیے صبر کی ضرورت ہوتی ہے' ان کے صاحب علم استاد کی ضرورت ہے' ان کے لیے ریاضت کی ضرورت ہے' ان کے لیے مستحکم ارادے کی ضرورت ہے' ان کے لیے یقین کی ضرورت ہے ان کے لیے ضمیر کا بوجھ سے آزاد ہونا ضروری ہے؟

کیا آپ میں یہ سب خصائل موجود ہیں۔ اگر نہیں تو پھر ہمزاد ابھی آپ سے بہت فاصلے پر ہے' موکلات کا شوشہ نہ چھوڑیں نہ پکڑیں' فی الحال یہی آپ کے لیے بہتر ہے۔

ایک بات یاد رکھیں ہر عمل ہر فرد کے لیے نہیں ہوتا۔ اللہ نے مخلوق کی اشکال اور طبع میں تضاد داخل کیا ہے۔ پھر بظاہر ایک ہیت لیے ہوئی مخلوق کے اندر باہم تضاد کا عنصر بے حد پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک عمل ایک فرد کے لیے تو موزوں ہوتا ہے اور وہی عمل دوسرے فرد کے لیے غیر موزوں ہوتا ہے۔ ایک فرد جس عمل سے فائدہ اٹھاتا ہے ضروری نہیں دوسرا فرد بھی اس سے فیض یاب ہو سکے۔ یہ استاد پر منحصر ہے کہ وہ شاگرد کی طبع کے مطابق' اس کی استعداد کے مدنظر اس کے لیے کون سا عمل موزوں

خیال کرتا ہے۔

اُستاد، پیر اور نقال

اس وقت حالت یہ ہے کہ لوگ خود اس بات کا فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ عمل میرے حسب حال ہے اور مجھے یہ عمل کرنا چاہئے یا یہ کہ مجھے یہ عمل فائدہ نہ دے گا۔ اب جبکہ ایسی حالت ہو کہ طالب خود استاد بن جائے، ناقص خود کو کامل تصور کرتے، بے علم خود کو صاحب علم تصور کرے، عقل محدود کے ساتھ فرد خود کو عقل کل خیال کرے، بنیاد کو بنائے بغیر پہلی اور دوسری منزل کھڑی کرنے کی کوشش شروع کر دی جائے، حکمت اور دانائی کو خاندانی میراث سمجھ لیا جائے تو پھر فیصلہ کون کرے گا۔ ملزم خود جج بن جائے تو فیصلہ کیا ہوگا؟ اس سے بڑی ستم ظریفی ان علوم کے ساتھ ہم کیا کر رہے ہیں؟ دوسرے کا مضمون چوری کر کے اس پر اپنا نام لگا دیا اور صاحب مضمون بن گئے۔ یہ کام صرف نئے مضمون نگار نہیں اپنے آپ کو خاندانی عامل، بابے، اور نہ جانے کیا کیا القابات تحریر کرنے والے کر رہے ہیں اور کرتے رہے ہیں۔

میں یہ کسی دوسرے کی بات نہیں کر رہا اپنی کر رہا ہوں۔ ابھی میری آنکھیں بند نہیں ہوئیں، فرشتہ اجل نے آ نہیں پکڑا، سانس کی ڈوری ٹوٹی نہیں۔ لیکن دیدہ دلیری دیکھیں۔ لوگوں نے میرے مضامین حرف بہ حرف نقل کر کے اپنے نام سے شائع کروا دیئے۔ ایسے لوگوں کو علم سے کیا واسطہ ہوگا ہاں نقل سے ضرور ہے اور وہ بھی عقل کے بغیر۔ کہتے ہیں نقل کے لیے عقل کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ان کے پاس عقل کی بھی کمی ہے۔ کم از کم میرے مرنے کا انتظار کر لیتے پھر جو چاہے اپنے نام سے کرتے رہتے تا کہ ان کی نفی کوئی نہ کر سکتا۔ معاشرے کو یہ نہ بتا سکتا کہ یہ مضمون نگار نہیں نقل خور ہیں۔ نقال نہیں

میراثی ہیں۔

ایسے لوگ جب علم کو لے کر چلیں گے تو کیا حالت ہوگی۔ ان کی اپنی ٹانگیں تو ہیں نہیں علم کی بھی ٹانگیں اور بازو توڑیں گے۔

سو میرے دوستو! طالب کو طالب ہی رہنا چاہیے اور استاد کو استاد۔ حصول علم کے لیے طالب علم بننا ضرور ہے۔ اگر آپ کا علم آپ کے استاد سے زیادہ ہے تو پھر استاد آپ کو کیا دے گا۔ اگر آپ کی سوچ استاد کو ناقص العقل قرار دیتی ہے۔ آپ کسی لالچ، حرص یا چال سے حصول مقصد کے خواہش مند ہیں تو اس کا مطلب ہوا آپ کم از کم علم سے تو مخلص نہیں اور جب آپ علم سے مخلص نہیں، روحانی باپ کی قدر نہیں پاتے تو پھر علم کہاں سے ملے گا۔ پھل جس شاخ پر ہوتا ہے وہ جھکی ہوتی ہے۔ جو جھکتے نہیں وہ ٹوٹ جاتے ہیں اور جو ٹوٹ جاتے ہیں وہ زرخیز نہیں بنجر ہوتے ہیں۔ آپ پھل دار بنیں۔ کسی کو آپ کے سایے کا فیض پہنچ جائے تو یہ بھی بڑی بات ہے ہر وقت کانٹے چبھونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ رحیم و کریم ہے۔ تکبر صرف اللہ کی ذات کے لیے۔ انسان کے لیے نہیں۔

عامل درست اور اچھے

عمل چھپا لیتے ہیں

اب آئیں طالبان کی ایک بڑی شکایت کی طرف "عامل درست یا اچھے عمل چھپا لیتے ہیں اور بے کار بتا دیتے ہیں۔" یہ ایک ایسی بات ہے جس کی حتمی تردید کرنا آسان کام نہیں۔ یہ بات بہت حد تک درست ہے۔ بلکہ کئی لکھاریوں کے حوالے سے اس قدر درست ہے کہ تحریر کرنا مشکل ہے۔ خصوصاً ایسے لوگ جن کا کام ہی ادھر اُدھر سے پکڑ کر مضمون تحریر کرنا ہے۔ بہر حال کسی دوسرے کی بات کرنے کی بجائے میں اپنا حال دل تحریر کئے دیتا ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ میں تحریر کرتا ہوں یا تعلیم دیتا ہوں نیک نیت کے ساتھ کرتا ہوں۔ میری کوشش ہوتی ہے کہ قاری تک جو پہنچے جس قدر پہنچے وہ درست ہو۔ جس قدر ذاتی مضامین یا کتب میں نے فنی حوالے سے تحریر کی ہیں یا کر رہا ہوں میرا مقصد آسان ترین زبان میں قاری تک اپنی بات پہنچانا ہوتا ہے بلکہ وہ لوگ جو طویل عرصے سے مجھے پڑھ رہے ہیں اس بات کے زندہ ثبوت ہیں میری تحریر کس قدر سادہ آسان فہمی اور درست ہوتی ہے۔

جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ درست اعمال چھپا لیے جاتے ہیں اور بے کار و بے مقصد اعمال شوقین حضرات کو بتا دیئے جاتے ہیں تو اس سوال کا جائزہ لینے سے پہلے دو امور کا جائزہ لینا از حد ضروری ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ درست عمل وہ فرد آپ کو بتا سکتا ہے جو اس موضوع پر کسی نہ کسی درجے کی گرفت کا حامل ہے۔ اب اگر عمل تعلیم کرنے والے کا مقصد صرف اور صرف ایک نا قابل نتائج عمل بنا کر روپیہ کمانا ہے تو ایسا عمل، کسی طور عمل کہلانے کا حق دار نہیں۔ عموماً بعض اوقات کچھ نام نہاد عامل حصول شہرت، حصول روپیہ، اظہار علمیت، خاندانی عامل کامل ہونے کے دعوی دار پرچوں، اخباروں میں نام شائع کروانے کے خواہش مند یا حاضرات و تسخیر پر کتب تحریر اور شائع کر کے صاحب کتاب بننے کی تمنا لیے افراد عمل بیان یا تحریر نہیں کرتے بلکہ "عمل گھڑتے" ہیں۔ یہ لوگ کچھ بنیادی معلومات کے

سہارے اعمال ترتیب دیتے ہیں اور شائع کرواتے چلے جاتے ہیں۔ سو اس طرح کے یا اس سے ملتے جلتے کام کرنے والے اصحاب درست اعمال چھپاتے نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو درست عمل کا پتا ہی نہیں ہوتا صرف نام یا روپیہ کمانا ان کا مقصد ہوتا ہے بس اس کے حصول کے لیے وہ دنیا کے سامنے اعمال بیان کرتے چلے جاتے ہیں۔

دوسرا امر یہ ہے کہ اگر کسی کے علم میں کوئی عمل ہے تو وہ آپ کو کیوں تعلیم کرے گا؟ عموماً علوم مخفی کے شعبے میں علم کو سینے سے نکال کر عام کرنے کا چلن نہیں ہے۔ ایسے ایسے لوگ ہیں جو اپنی اولاد کو بھی کچھ نہیں بتاتے۔ سو وہ کسی اور کو کیا تعلیم دیں گے۔ وقت گزارنے کے لیے وہ کوئی ٹوٹا پھوٹا عمل بیان کر دیں گے اور جان چھڑا لیں گے۔

اب آیئے ان اصحاب کی طرف جو علم بھی رکھتے ہیں اور تعلیم بھی دینا چاہتے ہیں۔ لیکن اس نیک نیت کے ساتھ یہ امر بھی لازم ہے کہ دینے والا لینے والے کی استعداد کو پرکھے بغیر کیسے چلے گا۔

عمل میں کامیابی

اور یہ کیا ضروری ہے کہ ہزار مشکلات کے بعد آپ درست آدمی اور عمل تک رسائی میں کامیاب ہو گئے تو عمل میں کامیابی، ہمزاد یا موکل یا جن بالضرور آپ کے احاطہ اثر میں آ داخل ہو گا۔ بعض لوگ کہتے کہ صاحب یہ کیا بات ہوئی عمل درست ہو اور درست طریقے سے کیا جائے تو نتائج حسب منشا نہ ملیں۔ اللہ کے بندو ایک بات سمجھ لو اللہ کی حکمت ہر دیگر حکمت اور علم پر غالب ہے۔ آپ کے عمل اور اس کے مکمل کرنے میں جس قدر مرضی درستگی کا عنصر ہو جب تک حکم الٰہی نہ ہو کوئی عامل

کامیابی حاصل نہیں کر پاتا۔ اگر حقیقت میں ایسا ممکن ہو جائے کہ انسان کا تیار کردہ ہر عمل سوفی صد درست نتائج لے کر آئے تو پھر نہ کسی کو موت آنی چاہئے نہ کسی کو جسمانی مرض ہونا چاہئے نہ کسی کی طلاق ہونی چاہئے اور نہ کسی کو اپنے مقاصد میں ناکامی کا منہ دیکھنا چاہئے۔ اگر یہ سب کچھ ہوتا ہے تو پھر یہ بات کس طور درست ہے کہ عمل اور طریقہ درست ہو تو نتائج سوفی صد درست ہوتے ہیں۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں دوسرے علوم کی طرح روحانیات' عملیات اور تسخیر وغیرہ خاص قسم کے علوم ہیں۔ جو صرف علم سے نہیں ریاضت سے تکمیلیت کی طرف جاتے ہیں۔ یہ ایک روحانی سائنس ہے۔ جس کے نتائج ہمہ وقت عامل کی مرضی کے تابع نہیں ہوتے۔ حروف' اعداد' کواکب' اسماء الحسنیٰ' آیات قرآنی کے اثرات ہیں اور ان اعمال روحانی میں نظر بھی آتے ہیں۔ خصوصاً جب عامل ان کے استعمال سے خوب واقف ہو تو پھر کیا کہنا۔ روحانی سائنس دراصل روحانی طاقت کے تابع ہوتی ہے۔ جس قدر جس میں یہ روحانی طاقت یا کرنٹ ہوگا اس درجے کی اس میں روحانی اور عملیاتی طاقت ہوگی۔ لیکن یہ انسانی طاقت ایک خاص درجے تک ہی ہوتی ہے طاقت الٰہی سے نہایت ہی کم تر درجے پر۔ عمل کا پورا ہونا مُستحب دعا ہے۔ قبولیت دعا کا فیصلہ و اختیار ہر صاحب عمل کی طاقت و مرتبے کے حوالے سے اللہ کی منشاء اور رضا کے تابع ہے۔

بالالفاظ دیگر ایک عامل اپنے علم کے مطابق کائناتی نظام کے ارتعاش کو متاثر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تاہم اس کی کامیابی کی شرح اس کے علم اور دربار الٰہی میں اس کے مرتبے کے تابع ہوتی ہے۔

آپ اگر خود اس روحانی سائنس سے واقفیت حاصل کر لیں تو آپ بھی عامل ہیں اور کسی دوسرے عامل کی آپ کو ضرورت نہیں رہتی۔

لیکن اس حوالے سے سب سے اہم امر یہ ہے کہ کیا فرد اس روحانی سائنس میں کامیابی کی

منزل حاصل کر سکتا ہے؟ تسخیر' حاضرات' موکلات یا جنوں اور پریوں کو قابو کرنا بھی اس روحانی سائنس میں غلبے سے مشروط ہے۔

اب اس طرح دیکھیں۔ عامل بھی درست مل گیا' عمل بھی درست' طریقہ بھی درست۔ کیا اب کامیابی یقینی ہے؟ اس کا واضح جواب ہے۔ "نہیں"۔

ضروری نہیں کہ روحانی سائنس کا ہر طالب علم ضرور مکمل کامیابی حاصل کرے۔

کچھ لوگ مکمل ناکام رہتے ہیں۔ اور پھر علم کو غلط کہتے ہیں۔

کچھ جزوی طور پر کامیاب ہوتے ہیں لیکن مکمل کامیابی مقدر نہیں بنتی۔

کچھ کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔

لیکن یہ حتمی کامیابی ایک گھنٹے یا ایک دن یا ایک ماہ کی ریاضت کا نعم البدل نہیں ہے۔

کسی بھی عمل میں کامیابی طریقہ کار کی مکمل پابندی اور مسلسل ریاضت کے عمل کے تابع ہوتی ہے۔

مسلسل ریاضت

مسلسل ریاضت سے کیا مراد ہے۔ اس نکتے کو سمجھنا آپ کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس امر کے ذہنی اور قلبی یقین کے بعد کہ عامل/استاد سے حاصلہ عمل درستگی لیے ہوئے ہے۔ اس عمل میں ناکامی ہونے پر عمل کو چھوڑا نہ جائے اس عمل کو صاحب عمل کی رائے سے ایک سے زائد بار کیا جائے یا اس سلسلے میں دیگر طریقہ کار اختیار کیے جائیں جو کہ استاد تعلیم کرے گا۔ لیکن عمل کو بے مقصد اور غلط خیال

عمل کا بار بار کرنا عمل کو چھوڑ دینا مسئلے کا حل نہیں۔ عمل کا بار بار کرنا کر کے چھوڑ نہ دیا جائے۔ یہی مسلسل ریاضت ہے۔ عمل کو چھوڑ دینا مسئلے کا حل نہیں۔ اور عمل کو پکا کرنا در حقیقت مسئلے کا حل ہے۔ وہ لوگ جو چند دن کے بعد نیا عمل شروع کر دیتے ہیں ان کی کامیابی کی شرح ان لوگوں کی نسبت بہت کم ہے جو درست عمل کو مسلسل ریاضت کے اصول کے تابع کرتے ہیں۔

اس سلسلے میں کئی بے مقصد سوال بھی سامنے آتے ہیں۔ جو بعض اوقات کم فہمی اور زیادہ تر کج بحثی کے مظہر ہوتے ہیں۔ تاہم اس موضوع کا انتخاب کیا ہے اور ان بے مقصد اور بحث برائے بحث قسم کے سوالوں کے جواب بھی تحریر کرتا چلوں۔

سو فی صد نتائج

ایک سوال ہے کہ جب عملیات یا تسخیر میں کامیابی سو فی صد یقینی نہیں پھر اس علم کا کیا فائدہ؟

بھائی میرے روحانی سائنس کا مادی وجود تو ہے نہیں۔ ہاں اس کے نتائج بہر حال مادی ہی ہوتے ہیں۔ آپ علم طب کو لے لیں' ڈاکٹر حضرات آج ترقی کے بالائی زینے طے کر چکے ہیں۔ ان کے پاس ہر مرض کی دلیل اور ہر مسئلے کی طبی وجوہات ہیں۔ وہ ذہن اور جسم کے اندر تک مشینوں کے ذریعے دیکھ سکتے ہیں۔ جسم کے اندر خون کی مقدار سے لے کر سر کے بال تک گن سکتے ہیں۔ تو پھر آپ جب کسی ڈاکٹر کے پاس علاج کی غرض سے جاتے ہیں تو حتمی صحت کیوں نہیں ہوتی؟ آخر تمام تر علم کے باوجود انسان موت کی پُر ہول وادی میں کیوں داخل ہو جاتا ہے؟ اپریشن ٹیبل پر یا ڈاکٹر کے غلط ٹیکے سے مریض موت کے منہ میں چلا جائے تو آپ اس کو اللہ کی رضا کہہ دیتے ہیں۔ اگر غور کریں تو اس کا

مطلب ہو "اللہ کی رضا سے غلط کام سرانجام دیا گیا"۔

جب ایک ڈاکٹر سے آرام نہیں آتا تو دوسرے ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں۔ کیا پہلے ڈاکٹر کو آپ نے کبھی کہا ہے مریض ٹھیک نہیں ہوا۔ فیس واپس کرو دوائیوں کے پیسے جو خرچ ہوئے وہ بھی دو جو ٹیسٹ ہوئے ان کی فیس بھی واپس کرو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مریض تو ٹھیک نہیں ہوا سو اس کا مطلب ہے تم ڈاکٹر ہی نہیں۔ بھئی اگر تم واقعی ڈاکٹر ہوتے تمہیں علم طب آتا ہوتا تو پھر مریض کو تو لازم ٹھیک ہونا چاہئے تھا۔ ایک ڈاکٹر سے ہٹ کر دوسرے کے پاس اور دوسرے سے ہٹ کر تیسرے یا ہسپتال جانے کی کیا ضرورت ہوتی؟

اب آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ بھئی پہلے ڈاکٹر زیادہ صاحب علم نہ ہوں گے قدرت کو شفا کسی اور سے مقصود ہوگی ڈاکٹر اس مرض میں خصوصی مہارت (Specialisation) نہ رکھتا ہو۔ یا مرض شدید نوعیت اختیار کر گیا ہوگا یا مرض آخری درجے پر ہوگا۔

کیا آپ یہ ساری رعائتیں ایک عامل کو دینے کے لیے تیار ہیں۔ چلیں ساری نہیں تو آدھی یعنی 50 فی صد دے دیں۔

بھئی اگر ایک عمل کامیاب نہیں ہو رہا تو ممکن ہے عامل زیادہ صاحب علم نہ ہو قدرت کو کسی دوسرے عامل/بزرگ سے معمول کی اصلاح مطلوب ہو یا معمول اس قابل ہی نہیں کہ روحانی مدارج طے کر سکے۔

اگر کوئی سمجھنا چاہے تو یہ امر اس پر ظاہر ہو چکا ہوگا کہ روحانی اعمال اور تسخیر میں کامیابی جہاں درست عمل کے استخراج کی مرہون منت ہے وہاں مسلسل ریاضت بھی اس کے لیے ضروری ہے۔ مسلسل ریاضت میں ورد یا ذکر ہی سب کچھ نہیں مزاج اور مزاج سے بڑھ کر نیت کی درستگی سب سے اہم امر ہے۔ نیت کی درستگی ایک ایسا امر ہے جو میرے تجربے کے مطابق فیصلہ کن حیثیت کا حامل ہے۔

یہاں ایک صاحب یاد آئے۔ پورا نام محمد سوزوں نہیں۔ شاہ صاحب کہلاتے ہیں۔ یہ صاحب قریباً روز ان سوز کھلے تسخیر کے لیے ذکر کیا کرتے تھے۔ لیکن حصول مقصد میں کامیابی ممکن نہیں ہو پاتی تھی۔ مجھ سے بھی ان صاحب نے ذکر کیا کہ اس ناکامی کی وجہ کیا ہے؟ میں نے ان کے عمل اور طریقہ کار کے بارے میں تفصیل پوچھی۔ سب کچھ ٹھیک تھا لیکن ناکامی کی وجہ؟ ناکامی کی وجہ بھی دوران گفتگو ظاہر ہوئی۔ وہ کیا تھی؟ نیت۔ دراصل شاہ صاحب تسخیر کے اس عمل کے دوران جو نیت رکھے ہوئے تھے وہ انتہائی حسی نوعیت کی تھی۔ بس حقیقی مقصد اور ظاہری مقصد کے اختلاف نے ان کو ناکامی سے دوچار کر رکھا تھا۔ جب ان میں مطابقت پیدا ہوئی کامیابی سامنے کھڑی تھی۔

جس قدر آپ کی نیت واضح اور صاف ہوگی؛ جس قدر دوران ریاضت آپ کی توجہ عمل کی طرف ہوگی؛ جس قدر ذہن یکسوئی کا حامل ہوگا؛ جس قدر مادی لاتعلقی آپ میں طاقت پکڑے گی اسی قدر آپ روحانی سائنس میں ترقی کرتے چلے جائیں گے۔

مندرجہ بالا سطور کو توجہ سے پڑھیں۔ بار بار پڑھیں۔ انہیں وہ نکات بیان کر دیے گئے ہیں جو تسخیر موکلات سے لے کر عام روحانی اعمال تک میں آپ کے راہبر و راہنما ہوں گے۔

کون کامیاب ہو سکتا ہے

اس سلسلے میں ایک سوال اور سامنے آتا ہے۔ سوال سادہ مگر اہم ہے۔ یہ کیسے معلوم ہوگا کہ روحانی سائنس میں کون فرد کامیاب ہو سکتا ہے، کون نہیں؟

اس کا سادہ اور آسان جواب یہ ہے کہ بس تجربہ کر کے دیکھ لیں۔ کامیابی ہوگی یا ناکامی۔

تفصیلی گفتگو کریں تو دو قسم کے افراد کسی بھی شعبے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

پہلے وہ جن کے اندر اس کی فطری صلاحیت ہوتی ہے۔ ایک سمجھ دار استاد اس صلاحیت کو نکھار دیتا ہے۔

دوسرے وہ جن کے اندر اس کی فطری صلاحیت تو نہیں ہوتی لیکن شوق اور جذبہ ہوتا ہے۔ یہ لوگ اپنے شوق جذبے استاد کی راہنمائی اور محنت کے بل متعلقہ شعبے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

ان دونوں اقسام کی پھر کئی اقسام ہیں۔ تاہم یہ امر واقع ہے کہ پہلی قسم کے لوگ جلد کامیابی حاصل کر لیتے ہیں اور دوسری قسم کے لوگ کامیاب ہونے میں زیادہ وقت صرف کرتے ہیں۔

پہلی قسم کے لوگوں میں ناکامی کی شرح کم ہوتی ہے جبکہ دوسری قسم کے لوگوں میں ناکامی کی شرح زیادہ ہوتی ہے۔ ایسے ہی لوگ جب روحانی سائنس کی مخالفت پر کمر بستہ ہوتے ہیں تو رکیک حملے کرتے ہیں۔

بہر حال بنیادی سوال " کون فرد کامیاب ہو سکتا ہے " کی طرف آتے ہیں۔

یہ دیکھنے کے لیے کسی بھی فرد کا زائچہ یا اس کے ہاتھ کی لکیریں بہت اہم ہوتی ہیں۔ اگر آپ فن دست شناسی پر قدرت رکھتے ہوں تو ایک تفصیلی جائزہ آپ کو فرد کی روحانی صلاحیتوں کی تفصیل مہیا کر سکتا ہے۔

اگر آپ نجوم میں دسترس رکھتے ہیں تو اس سے بہتر کہانی فرد کی کوئی علم نہ بتا سکے گا۔ زائچے سے جہاں آپ کسی فرد کی روحانی صلاحیتوں کا حقیقی اور تفصیلی جائزہ لے سکتے ہیں۔ وہاں کامیابی کی منزل اس کے روحانی استاد کا جائزہ اس کی نیت اور روحانی دنیا میں اس کے مدارج کے بارے میں بخوبی جان سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں نجومی فنی قواعد کا بیان یہاں موزوں نہیں کیونکہ یہ شعبہ نجوم سے متعلق ہے اور حتمی فیصلہ نجوم کا ماہر ہی کر سکتا ہے اس سلسلے میں آپ میری نجوم پر کتب کا مطالعہ کریں یا زائچہ بنوا

کہ اس بارے میں احکام معلوم کر سکتے ہیں۔

رجعت کی حقیقت

ایک قاری نے "رجعت" کے حوالے سے پوچھا ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟

جہاں تک "رجعت" کے لغوی معنیٰ کا تعلق ہے تو یہ ایسے امر کے واسطے استعمال ہوتا ہے جو واپس لوٹنے یا الٹ سمت حرکت کا مظہر ہو۔ نجوم میں بھی یہ اصلاح استعمال ہوتی ہے۔ اور حرف عام میں اس سے ستارے کا اُلٹ چلنا یا حرکت کرنا لیا جاتا ہے۔ تاہم عملیاتی میدان میں اس کا مفہوم اس کے لغوی یا نجومی مفہوم سے قدرے فرق ہے۔

عملیاتی دنیا میں رجعت سے مراد وہ انسانی حالت لی جاتی ہے۔ جب دوران زکوۃ، چلہ کشی، تسخیر یا کسی خاص عمل کے دوران کسی غلطی، کمی یا نیت کی خرابی کے باعث عمل کا ردعمل سامنے آئے اور فرد زکوۃ، چلے یا عمل تسخیر کو مکمل کرنے کی بجائے خود کسی مصیبت مشکل، پریشانی یا دیگر مسائل کا شکار ہو جائے۔

رجعت کا سب سے عمومی اور کثرت سے واقع ہونے والا اثر عامل کے ذہن کا متاثر ہونا ہوتا ہے۔ فرد دماغی خلل کا شکار ہو جاتا ہے۔ دماغی خلل کی نوعیت کیا ہوگی یہ عموماً ہر کیس میں فرق ہوتی ہے۔

جہاں تک ہمارے موضوع یعنی "اعمال تسخیر" کا تعلق ہے تو رجعت کئی وجوہات کی بناء پر ہونا ممکن ہے۔

مثلاً بعض اوقات فرد جب منزل کے قریب پہنچتا ہے یعنی تسخیر میں کامیابی کے امکان پیدا

ہوتے ہیں تو جس مخلوق کی تسخیر مطلوب ہوتی ہے وہ اپنی از حد کوشش کرتی ہے کہ عامل کو خوف زدہ کر دے۔ سو وہ مختلف طریقے عامل کو ڈرانے دھمکانے، خوف زدہ کرنے یا پریشان کرنے کے لیے استعمال کرتی ہے۔ میرے تجربے کے مطابق یہ منزل ایسی مشکل ہوتی ہے کہ کم ہی لوگ اس کو طے کر پاتے ہیں اور غیر مرئی مخلوق سے خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔ خوف کے عالم میں پیشاب خطا ہو جاتا ہے، وضو ٹوٹ جاتا ہے یا فرد حصار سے باہر آ جاتا ہے۔ بہر حال جو کوئی بھی ایسی کسی حالت کا شکار ہوا، وہ رجعت کا شکار ہوا یعنی اس کا عمل الٹ گیا۔ عموماً ایسی صورت میں وہ غیر مرئی مخلوق جو جن، بھوت، روح یا موکل وغیرہ جو بھی ہو فرد کے دماغ پر غلبہ حاصل کر لیتی ہے۔ انسان کے جسم میں دماغ ہی ایسی شے ہے جو اس کو دیگر مخلوقات پر غالب کرتی ہے۔ سو جب وہی اس کا ساتھ چھوڑ جائے تو باقی انسان، انسان نہیں کچھ بھی بن جاتا ہے۔ اور یہی تسخیر کے عملیات میں سب سے بڑی خطرناک بات ہے کہ فرد اس رجعت کے بعد کم ہی حالتوں میں واپس درست دماغی صحت کی طرف واپس آتا ہے۔ تسخیر کے عملیات کی رجعت فرد کو عموماً کسی کام کا نہیں چھوڑتی اور وہ تمام عمر کے لیے دماغی خلفشار کا شکار ایک نامکمل انسان اور عامل بن جاتا ہے۔

اعمال تسخیر میں رجعت کا ایک سبب "دھوکہ" بھی ہے۔ اعمال تسخیر کے دوران غیر مرئی مخلوق یعنی جن، بھوت، موکل وغیرہ دوران عمل فرد کے سامنے ایک ایسا فریب نظر کا منظر قائم کر دیتے ہیں کہ کوئی واقعہ اس کو اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ ان واقعات میں عامل کو بعض اوقات اس کا کوئی عزیز قتل ہوتے یا اغوا ہوتے یا بے حرمتی ہوتے دکھایا جاتا ہے۔ حالانکہ اس واقعے کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی تاہم عامل فریب نظری کا شکار ہوتا ہے اور اس کو سچ جانتا ہے۔ اور یہ سچ سمجھنا ہی اس کے لیے جان لیوا ثابت ہوتا ہے۔ حصار سے باہر آنا یا ناپاک ہونا یا عمل کا روک دینا اس کو رجعت یعنی پریشانی کا شکار کر دیتے ہیں۔

در حقیقت دوران عمل فرد کو کسی خوف کو دل میں جگہ نہیں دینی چاہیے۔ تمام تر خوف بے معنی اور وہم کے کا انکار کرنے والے پہلوؤں سے نکلا ہوا ایک دماغی بخار ہوتا ہے۔ اپنی خود اعتمادی اور یقین کو قائم رکھ کر ہی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔

میری اس تحریر کا مقصد آپ کو خوف زدہ کرنا یا ڈرانا نہیں ہے۔ میرا کام حقائق کا بیان ہے۔ ساتھ ہی میرا مقصد آپ کو تسخیر کے اصل مسائل سے واقف کرانا اور ان کے منفی اثرات سے محفوظ رکھنا بلکہ محفوظ رہنے کے طریقوں سے روشناس کروانا بھی ہے۔ میں جو کچھ تحریر کر رہا ہوں وہ آپ لوگوں کی بہتری کے لیے ہی ہے۔ جب تک آپ ذہنی طور پر ایک کام کے لیے مکمل طور پر تیار نہ ہوں اس وقت تک اس کو شروع کرنا مفید ثابت ہونے کی بجائے نقصان کا باعث بن جائے گا۔

دوران عمل رجعت کی ایک اہم وجہ ان شرائط کی درست اور مکمل پیروی نہ کرنا ہوتی ہیں جو اس خاص عمل کا خاصہ ہوتے ہیں۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ ایک عمل کے مکمل ہونے کے جو لوازمات طے ہیں ان کا مکمل نہ ہونا بھی رجعت یا ناکامی کا باعث ہوتا ہے۔ یہاں مجھے ایک بہت پرانا واقعہ یاد آ رہا ہے اور میرا خیال ہے اس کا ذکر آپ کی راہنمائی کا باعث ہوگا۔

واقعہ کچھ یوں ہے کہ تسخیر کے ایک عمل کے دوران مسخر ہونے والی مخلوق کے لیے کچھ ہانڈیوں اور ایک فرد کی ضرورت تھی جس پر کہ اس مخلوق نے قابض ہونا تھا۔ یعنی عمل کی انتہا یہ تھی کہ عامل نے آخر میں مُسخرہ مخلوق کو کھانے کے لیے ہانڈیاں پیش کرنی تھیں اور پھر اختتام عمل پر اپنے شاگرد چیلے کو مُسخرہ مخلوق کی خوراک/چارے کے طور پر پیش کرنا تھا۔ عامل کے شاگرد/چیلے کی روح، ذہن اور جسم پر اس مُسخرہ مخلوق نے قابض ہونا تھا اور پھر عامل نے اس چیلے سے کام لینے تھے۔ جس پر کہ وہ مُسخرہ مخلوق آ جاتی۔ اب عین اختتام عمل ہوا یہ ہوا کہ عامل کا شاگرد/چیلا (جو کہ اصل حقیقت سے واقف نہ تھا) قبرستان جہاں کہ عمل ہو رہا تھا اس کو دیکھتے دیکھتے دور نکل گیا۔ ادھر جب عامل صاحب ہانڈیاں کھلا

پچھے تو چیلے صاحب کی باری آئی۔ چیلہ تو سیر تفریح میں مشغول تھا سو مُسخرہ مخلوق عامل صاحب پر ہی غالب آ گئی اور یوں وہ رجعت کا شکار ہو کر یہ کہانی سنانے کے قابل نہ رہے اور دیوانگی کا شکار ہو گئے۔

اس واقعے کو مکمل کرنے کے لیے کھائی ہوئی ہانڈیاں اور مجمع الدماغ چیلے کا ملنا مددگار ثابت ہوا۔

رجعت سے بچنے کے لیے ایک اور ضروری بات جو مدِنظر رکھنے والی ہے۔ وہ یہ ہے کہ وظیفہ یا چلہ کرتے ہوئے وہ حصہ جو آپ حصار کے لیے استعمال کرتے ہیں کم از کم اتنا کھلا ہونا چاہیے کہ آپ اس میں چند قدم بآسانی چل سکیں۔ اگر لیٹیں یا گر جائیں یا حرکت کریں تو جسم کا کوئی حصہ حصار والے حصے سے باہر نہ نکلے۔ مقصد یہ ہے کہ کسی بھی حادثاتی وجہ سے آپ اگر بے ہوش ہو جاتے ہیں یا کسی غلط فہمی پر حرکت کرنے لگتے ہیں تو فوراً حصار زدہ حصے سے باہر نہ آ جائیں۔ کیونکہ جیسے ہی آپ حصار زدہ حصے سے باہر آئیں گے آپ کسی بھی ناگہانی حادثے یا نقصان کا شکار ہو سکتے ہیں۔

اس سلسلے میں ایک امر یہ بھی اہم ہے کہ عمل شروع کرنے سے قبل حصار زدہ حلقے کے اندر پینے کے لیے پانی، ماکولات اور دیگر لوازمات رکھ لیں۔ دورانِ عمل کسی بھی مقصد کے لیے حصار زدہ حلقے سے نکلنا موت کے برابر ہے۔ بظاہر یہ معمولی کام ہیں لیکن ان کو کرنے کے لیے حصار سے باہر نکلنا پڑے تو یہ معمولی کام ہی عظیم نقصان کا باعث ہوں گے۔

اجنہ کا انسان پر غلبہ

تسخیر کے سلسلے میں ایک سوال اجنہ کے آتشی ہونے کی وجہ سے ان کے انسان پر غالب ہونے کے حوالے سے ہے۔

ذرا غور کریں اور جو بات میں کہنا چاہ رہا ہوں تسلی سے اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ یہ بات اپنی جگہ اہم اور درست ہے کہ غیر مرئی مخلوق خصوصاً جن آتش کے پتلے ہیں جبکہ انسان خاک کا پتلا۔ جن بھوت انسان کو دیکھ رہے ہوتے ہیں لیکن انسان ان کو دیکھ نہیں پاتا۔ اسی طرح بظاہر بلحاظ اختیارات وطاقت جن وغیرہ انسان پر غالب ہیں۔ فرد جنوں وغیرہ کی حکمت اور طاقت کو سمجھ نہیں رہا ہوتا لیکن فرد کے یہ پہلو ان (جنوں) پر عیاں ہوتے ہیں۔ سو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسی صورت میں انسان اس غیر مرئی مخلوق پر کس طرح غالب آ سکتا ہے۔ یہ ایک لحاظ سے مشکل ہی نہیں ناممکن امر نظر آتا ہے۔ لیکن اگر آپ غور کریں تو دو ایسی خصوصیات آپ کو انسان میں ملیں گی جو کسی اور مخلوق کا خاصہ نہیں۔

اول: ذہنی قوتیں

دوم: اشرف المخلوقات کی ڈگری

بس آپ نے کرنا کیا ہے۔ اپنی ذہنی قوتوں کو استعمال میں لاتے ہوئے اشرف المخلوقات کے اعزاز کو طاقت دینی ہے۔ جب آپ اس امر میں کامیاب ہو گئے تو دنیا کی ہر شے مسخر ہو جائے گی۔ ہاں ان دونوں کو حاصل کرنا اور اپنے آپ کو اس کے لیے تیار کرنا بہر حال ایک دقعت طلب امر ہے اور جب آپ اس میں کامیاب ہو گئے تو مخلوق چاہے آتشی ہو چاہے آبی آپ کا تسلط اس پر قائم ہو کر رہے گا۔ شرط استقلال اور لگن کی ہے۔

عمل کی جگہ

ایک سوال عمل کرنے کی جگہ سے متعلق ہے۔اس کا جواب کچھ یوں ہے کہ عمل آپ مسجد میں بھی کر سکتے ہیں گھر میں بھی اور کسی ایسی جگہ پر بھی جو آبادی سے الگ ہو۔

تاہم مسجد میں عمل اس وقت ہی کریں جب مسجد خالی ہو۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ آپ مسجد کی انتظامیہ سے عمل کی اجازت لیں۔کیونکہ ایسے عمل فرد کے ساتھ عمل کی جگہ اور سامان کو بھی تلف کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔مسجد کیونکہ فرد کی ذاتی ملکیت نہیں ہوتی اور اس کا عمومی استعمال بھی اس حوالے سے نہ ہے۔سو مسجد کے دنیاوی مالک یا انتظامیہ سے اجازت کے بغیر عمل نہ کریں۔

ہاں گھر کے کسی کمرے میں جو الگ اور پُرسکون ہو آپ عمل کر سکتے ہیں۔تاہم ابتداء تا اختتام عمل یہ جگہ کسی اور مقصد کے لیے استعمال نہ ہو۔

گھر کے علاوہ آپ ویرانے' قبرستان یا کرائے کی جگہ یا غیر آباد جگہ پر بھی عمل کر سکتے ہیں۔

جگہ کوئی بھی ہو یہ بات ضروری ہے کہ وہاں مداخلت کرنے والا کوئی نہ ہو۔کوئی بھی فرد آپ کے معاملات میں روک ٹوک یا تفتیش کرنے والا نہ ہو۔کیونکہ ایسے افراد عین موقعے پر کوئی نہ کوئی حرکت ایسی کر دیتے ہیں کہ سارے کیے کرائے پر پانی پھر جائے۔

تسخیر کے عمل کے لیے زیادہ بہتر بہرحال ایسی جگہ ہے جو آبادی سے ہٹ کر پُرسکون اور غیر آباد ہو۔جس قدر لوگوں کی آمد و رفت کم ہوگی اور جس قدر کم لوگوں سے آپ کی عمل کے دوران میل ملاقات ہوگی اسی قدر بہتر ہے۔

چھت پر عمل

ایک سوال عمل مکان کی چھت پر کرنے یا نہ کرنے کے حوالے سے ہے؟

اس سلسلے میں عمومی اصول یہ ہے کہ کھلے آسمان کے نیچے یا چھت کے اوپر بیٹھ کر عمل نہ کرنا چاہیے۔ سر پر کسی قسم کا سایہ یا چھت ہو تو بہتر ہے چھت بلحاظ نوعیت چاہیے بالکل معمولی قسم مثلاً چٹوں یا کپڑے یا درخت کی شاخوں کی ہو نہ ہونے سے بہتر ہے۔ کھلے آسمان کے نیچے صرف تب ہی عمل کرنا بہتر ہے جب عمل کی ایسی ضرورت ہو۔ بصورت دیگر اعمال تسخیر میں ایسا کرنا موزوں نہیں۔ ہاں ایسی جگہ جس کی چھت ہو مگر چاروں طرف دیواریں نہ ہوں مثلاً سائبان وغیرہ سب سے موزوں جگہ ہے۔

عمل میں ناغہ

ایک سوال دوران عمل ناغے سے متعلق ہے۔ اس سلسلے میں کوئی گنجائش نہیں۔ کوئی ضرورت ایسی نہیں کہ آپ دوران چلہ رخصت لے سکیں، ناغہ کر سکیں۔ تسخیر کے اعمال میں یہ بات یاد رکھیں۔ آپ جتنے ایام کا عمل کر رہے ہیں ان میں وقفے کا کوئی تصور نہیں۔ بے شک آپ کو جتنی مرضی جائز ضرورت آن پڑے۔ کوئی پیدا ہوا ہے یا کوئی شادی ہے۔ کوئی بیمار ہے یا کوئی مر گیا ہے۔ آپ مبارک دے کر یا تعزیت کر کے واپس وقت مقررہ اور جگہ خاص پر لازم آ جائیں۔ اگر آپ کسی وجہ سے ایسا نہ کر سکے اور ناغہ

ہو گیا تو سمجھ لیں آپ کا عمل ختم ہو گیا ہے۔ سابقہ محنت بے کار گئی اور اب نئے سرے سے عمل کی ابتداء کرنا پڑے گی۔

جگہ کی حالت

جگہ کی حالت یا قسم کے بارے میں ایک اور سوال سامنے آیا ہے۔ اس سلسلے میں کچھ سطور پچھلے صفحات میں تحریر کر چکا ہوں۔ اس سلسلے میں ایک بات یہ اہم ہے کہ مقام چلہ، گھر، کمرہ یا چھونپڑا جو بھی ہو اس کو بلحاظ ساخت مکمل اور کشادہ ہونا چاہیے۔ جگہ صاف ستھری اور اس درجہ مضبوط ہو کہ دوران عمل اس کے گرنے یا کیڑوں وغیرہ سے خطرہ نہ ہو اور نہ ہی دھیان ان کی طرف لگا رہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ مقام چلہ کو مناسب اور ضروری حد تک مرمت کر لیں اور پھر عمل کی ابتدا کریں۔

غسل پاکیزگی

کسی بھی طرح کا عمل ہو جسمانی طہارت اس کا جزو لازم ہے۔ چاہے آپ تسخیر کا عمل کر رہے ہوں یا کوئی اور، ضروری ہے کہ عمل شروع کرنے سے پہلے غسل کر لیں۔ تا کہ جسم کی ناپاکی دور ہو جائے یوں تو وضو بھی کافی ہوتا ہے لیکن بعض اوقات کسی بھول چوک سے جسم یا لباس سے کوئی ناپاک

شے لگ جاتی ہے۔ایسی کسی بھی صورت سے جو عمل میں خرابی کا باعث ہو بچنے کے لیے غسل کرنا بہتر رہتا ہے۔اس سلسلے میں زیادہ بہتر طرز کار یہ ہے کہ جس جگہ آپ نے عمل کرنا ہے اُسی جگہ یعنی اسی عمارت کے اندر غسل کریں اور بعد از غسل عمل میں مصروف ہو جائیں۔

لباس

عمل کے لیے لباس کون سا استعمال کرنا چاہیے؟

یہ ایک اہم سوال ہے۔میری نظر میں عمل کے لیے ایسا لباس جو اِن سلا اور سفید رنگ کا ہو بہتر ہے۔لباس ایک چادر یا دو چادروں پر مشتمل ہو سکتا ہے۔یعنی آپ ایک چادر سے ہی جسم کے زیریں اور اوپری حصے کو ڈھانپ سکتے ہیں یا جسم کے دونوں حصوں کے لیے الگ چادر استعمال کر سکتے ہیں۔روزمرہ کا لباس جو صرف اس کام کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہو وہ بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

ابتدائے عمل

میرے تجربے کے مطابق زیر بحث اعمال کی ابتداء کے لیے بالترتیب درج ذیل اوقات عمل میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

1- نئے چاند سے

2- نوچندی جمعرات سے

3- مشتری' زہرہ' قمر یا عطارد کی ساعت میں۔

اسی سلسلے میں یہ بات یاد رکھیں کہ اگر آپ مندرجہ بالا اوقات میں سے کسی دو یا زائد کو ایک جگہ جمع کر سکیں تو یہ زیادہ بہتر ثابت ہو گا۔ یعنی عمل نئے چاند سے بھی شروع ہو اور عمل کی ابتداء کے وقت مشتری کی ساعت چل رہی ہو۔

تاہم مشتری یا دیگر کواکب کو ابتدائے عمل کے وقت ضرور سعد حالت میں ہونا چاہیے۔ اس سلسلے میں آپ خالد روحانی جنتری اور راہنمائے عملیات سے رجوع کر سکتے ہیں ان دونوں میں کواکب کے شرف وہبوط وغیرہ کی تفصیل تحریر ہوتی ہے۔

پرہیز

تسخیر جنات' موکلات و حاضرات کے دوران جلالی و جمالی پرہیز صاحب عمل کے لیے ضروری ہیں۔ جلالی و جمالی پرہیز کی مکمل تفصیل آپ میری کتاب راہنمائے عملیات میں دیکھ سکتے ہیں۔

غذا

عموماً جمالی و جلالی پرہیز سے واقفیت کے بعد لوگوں کا اگلا سوال غذا کے حتمی انتخاب کے

بارے میں ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں فرد کو دوران عمل پرہیز کرنا مناسب ہے۔ جہاں تک غذا کا تعلق ہے اس کے لیے جو کی سادہ روٹی استعمال کی جا سکتی ہے۔ یہ نمک ملا کر پکا کر بھی کھائی جا سکتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کو دودھ میں تر کر کے کھا لیا جائے۔ غذا کا حصول جائز ذرائع سے ہونا چاہیے۔ اگر حلال خوراک پکانے یا صحیح پکانے والا کوئی نیک شخص ہونا چاہیے۔ خوراک کی مقدار کم سے کم ہو۔ زیادہ کھانا سستی کا باعث ہوتا ہے جو کہ عمل میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔ جلالی اور جمالی پرہیز کا میرا تصور اس لحاظ سے مختلف ہے کہ میں اس زمرے میں آنے والی خوراک کو دوران عمل بالکل ممنوع کرنے کے حق میں نہیں۔ ہاں اس خوراک کی تکرار اور یا مقدار کثیر استعمال درست نہیں۔ وہ بھی اس وجہ سے کہ یہ فعل عمل میں رکاوٹ کا باعث ہوتا ہے۔

پاکیزگی

دوران عمل جسمانی و نفسانی پاکیزگی کے لیے ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل احکامات پر سختی سے عمل کیا جائے۔

1- با وضو رہے۔

2- خوشبو لگائے۔

3- جھوٹ اور کذب بیانی سے کام نہ لے اور نہ ہی ایسے وعدے کرے جن کے پورا کرنے کا خیال اس کے دل میں نہ ہو۔

4- تمام حرام اشیاء سے بچے۔

5- دوسروں کے حقوق کا خاص خیال رکھے اور کسی کی دل شکنی کا مرتکب نہ ہو۔

6- اگر کوئی سائل سوال کرے تو اسے پورا کرے اور اگر سائل کے سوال کو پورا نہ کر سکتا ہو تو خوش کلامی سے سائل کو جواب دے۔ سائل کے ساتھ بدکلامی یا درشتگی کے ساتھ پیش نہ آئے۔

7- نفسانی، شیطانی اور ملوث خیالات و تصورات سے دل اور دماغ کو مبرا رکھے۔

8- ناچ، گانا، سینما بینی جیسے اعمال سے باز رہے۔

9- کوئی بھی غیر شرعی یا غیر فطری فعل نہ کرے۔

10- بلا ضرورت درختوں اور پودوں کو ضائع نہ کرے۔

11- تمام قسم کی منشیات مثل افیون، ہیروئین، چرس، شراب، تمباکو نوشی اور سگریٹ سے مکمل اجتناب کرے۔

12- نجاست، پیشاب، پاخانہ وغیرہ دھیان سے کرے۔

13- دوران عمل کمزوری محسوس ہو تو طاقت دینے والی ادویات کا استعمال درست نہیں۔ بلا ضرورت بھی اس قسم کی ادویات، منشیات یا خوراک کا استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

ہدایات برائے خواتین

مرد حضرات کے ساتھ ساتھ خواتین بھی اعمال حاضرات کی خواہشمند ہوتی ہیں۔ گو اس میدان میں عورتوں کی تعداد نہ ہونے کی برابر ہے۔ پھر بھی وہ خواتین جو اس میدان میں آنا چاہتی ہیں دوران عمل حسب ذیل امورات کا خیال رکھیں۔ عمل عموماً چالیس دن کے دورانیہ پر مشتمل ہوتے

ہیں۔ لیکن حیض کی وجہ سے اُن کے لیے چالیس دن مکمل کرنا مشکل ہوتا ہے۔

1- سو بڑی عمر کی خواتین اور وہ خواتین جو کسی وجہ سے ماہواری کے عمل سے نہ گزر رہی ہوں وہ چالیس دن میں ہی اپنا عمل مکمل کریں گی۔

2- دیگر خواتین اکیس دن میں پڑھائی کو مکمل کریں۔

3- دیگر تمام اصول وقواعد اُن پر ایسے ہی لاگو ہونگے جیسے کہ مردوں پر۔

حسن سلوک اور رحم دلی

دوران عمل عامل کے لیے لازم ہے کہ وہ کسی پر ظلم نہ کرے نہ ہی کسی سے بدسلوکی کرے۔ خاص طور پر جانداروں کو نہ جان سے مارے نہ اُن کی ہمت سے زیادہ اُن کو مشقت میں ڈالے اسی طرح دوران عمل حتی الوسع کوشش کرے کہ سبزے اور درختوں وغیرہ کو نہ خراب کرے نہ بلا ضرورت توڑے۔

دوران عمل گفتگو

حاضرات یا تسخیر جنات کے لیے جب عامل چلہ کر رہا ہوتا ہے تو دوران چلہ بعض اوقات

غیر مرئی مخلوق حاضر ہو کر اس کو متوجہ کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ عمل کا دورانیہ زیادہ تر چالیس دن کا ہوتا ہے سو عامل کو چاہیے کہ اختتام چلہ سے قبل کسی بھی صورت میں حاضر ہونے والی کسی بھی مخلوق سے گفتگو نہ کرے۔ اگر اختتام چلہ سے پہلے گفتگو کر لی تو چلہ یا عمل باطل ہو جائے گا۔ جس کا نتیجہ انتہائی خوفناک بھی ہو سکتا ہے۔

جب اختتام عمل پر مطلوبہ مخلوق کی حاضری ہو تو گفتگو میں از خود ابتداء نہ کرے بلکہ حاضر ہونے والی مخلوق کو گفتگو کی ابتداء کرنے کا موقع دے۔ اس طور عامل کا پلہ بھاری رہے گا۔

اختتام عمل پر جو بھی مخلوق حاضر ہو گی اس سے گفتگو کرتے ہوئے اپنے اعتماد کو قائم رکھے اور خوف زدہ نہ ہو۔ گفتگو کرتے ہوئے حاضرہ مخلوق کے جملوں کے حقیقی معنوں کو سامنے رکھے۔ جلد بازی کا شکار ہو کر کسی ایسے شرط کو قبول نہ کرے جس سے اُلٹا لینے کے دینے پڑ جائیں۔

گفتگو انتہائی راست اور مختصر ہونی چاہیئے۔ بحث قطعاً نہ کرے۔

دوران عمل پیش آمدہ واقعات

عامل کو دوران عمل کئی ایک متفرق واقعات سے واسطہ پڑ سکتا ہے۔ دوران عمل عامل اگر کوئی چیز دیکھے یا کوئی اشارہ اُسے ملے جو پورا بھی ہو جائے یا وہ کوئی خوش کُن یا خوفناک نظارہ دیکھے یا کوئی بھی بات سُنے یا ایسا ہی کوئی دیگر معاملہ در پیش آئے تو عامل کو چاہیئے کہ اس قسم کے واقع کا ذکر ہرگز کسی سے نہ کرے۔ صرف اور صرف اُس فرد کے علم میں یہ امر لے کر آئے جس کی نگرانی یا جس کے زیر ہدایت وہ عمل کر رہا ہے۔ اپنے اُستاد یا مُرشد کے علاوہ کسی سے بھی ذکر نہیں کرنا چاہیئے۔ چاہے وہ فرد

جتنا مرضی قریبی ہو یا نیک بخت ہو یا بد بخت ہو۔ عموماً ایسی غلطی کے نتیجے میں عمل باطل ہو جاتا ہے۔

یکسوئی

دوران عمل درج ذیل باتوں کا خاص خیال رکھیں۔

1- اپنی توجہ کو منتشر نہ ہونے دیں۔

2- خیالات کا ہجوم ذہن کو منتشر کرنے کا باعث نہ بن پائے۔

3- تصور اور وہم کو نزدیک نہ آنے دیں۔

4- مسخر ہونے والی مخلوق یکسوئی کے خاتمے کے لیے کسی شعبدے یا تصوراتی عمل کے ذریعے عامل کی یکسوئی کو منتشر کرنے کی متعدد بار کوشش کر سکتی ہے۔ جس سے محفوظ رہنا ہر عامل کے لیے ضروری ہے۔

5- یہ سب اُسی وقت ممکن ہے جب عامل اپنے حوصلے کو قائم رکھے کسی خوف کو قریب نہ آنے دے۔ حوصلہ نہ ہارے اور تصور اور حقیقت میں فرق کو فوری طور پر سمجھ سکے۔

خللِ عمل

دوران عمل اگر عامل کسی وجہ مجبوری یا واقعے کے باعث اپنا چلہ مکمل نہ کر سکے تو یہ عامل کے لیے انتہائی نحوست کا باعث ہوتا ہے۔ سو کوشش یہ کریں کہ عمل کو درمیان میں نہ چھوڑنا پڑے۔ اگر عمل درمیان میں کسی بھی وجہ سے چھوٹ گیا ہو چاہے یہ آخری دن ہی کیوں نہ ہو عامل کو پورا چلہ نئے سرے سے کرنا پڑے گا۔ اگر کسی وجہ سے عمل چھوڑنا پڑے تو باقاعدہ دعا کر کے عمل کو ختم کرے اور اللہ کے نام کی شیرینی یا کوئی اور شے لوگوں میں تقسیم کرے اگر عمل زیادہ بھاری قسم کا ہو تو کسی جانور مثلاً بکری کو بطور صدقہ دے۔

خوراک برائے

موکلات' حاضرات و جنات

بعض اعمال میں اختتام چلہ پر حاضر ہونے والی مخلوق کو خاص غذا مہیا کرنی ہوتی ہے۔ اگر آپ بھی کوئی ایسا عمل کریں جس میں ان مخلوقات کو غذا پیش کرنی ہو تو غذا حصار کے اندر رکھیں۔ غذا اگر حصار سے باہر رہ گئی اور آپ کو غذا دینے کے لیے حصار سے باہر آنا پڑا تو سمجھ لیں کہ بجائے آپ غیر مرئی مخلوق پر غالب آئیں حصار سے نکلنے کی صورت میں وہ آپ پر مسلط ہو جائے گی اور اگر کسی وجہ سے یا بھول چوک سے آپ غذا حصار کے اندر لانا بھول جائیں تو غذا دینے کے لیے خود حصار سے باہر نہ

نکلیں بلکہ اشارے سے حصار سے باہر پڑی غذا کی نشان دہی کر دیں۔

بخورات کا استعمال

عمل کرتے ہوئے عامل حضرات بخور کی بچت کرتے ہیں۔ یہ حرکت عمل کی ناکامی کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ فنِ عملیات میں بخور کو غیر مرئی مخلوق کی غذا سمجھا جاتا ہے۔ سو بخور کا استعمال کھلے دل سے کرنا چاہیئے۔ اگر بہت مہنگا بخور استعمال نہیں کر سکتے تب بھی کوئی سستا بخور استعمال ضرور کریں۔ عمل کے شروع کرنے سے قبل بخور جلانا شروع کریں اور اختتام عمل تک بخور جلاتے رہیں۔ دوران عمل بھی بخور لازماً جلتا رہے۔ عمل کے کسی بھی مرحلے پر بخور کا نہ جلانا عمل میں خلل کا باعث ہوگا۔

کس جگہ عمل نہ کریں

جس طرح عمل کرنے کے لیے جگہ کا انتخاب کرتے ہوئے ہم بہت سے پہلوؤں پر غور کرتے ہیں۔ وہاں یہ بات بھی انتہائی اہم ہے کہ ہم کسی ایسی جگہ کا انتخاب نہ کر بیٹھیں جو تسخیر جنات و حاضرات کے حوالے سے ہمارے لیے مسائل پیدا کرنے کا باعث بن جائے۔

اس سلسلے میں اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ ایسی جگہ عمل نہ کریں جہاں آسیب وغیرہ کا

خدشہ ہو یا وہاں جنات وغیرہ کا بسیرا ہو۔ایسی جگہ مطلوبہ جنات و حاضرات کے علاوہ دیگر مخلوقات کو عمل میں مداخلت کا آسان موقعہ فراہم کرتی ہے۔اُسی طرح ایسا مقام یا گھر جہاں آسیب زدہ شخص رہتا ہو عمل نہ کریں۔وہ جگہ بھی عمل کے لیے ناموزوں ہوتی ہے جہاں کسی فرد کی غیر طبعی موت واقع ہوئی ہو۔

اسی طرح ایسی جگہ جہاں ذہنی یا نفسیاتی مریض رہائش پذیر ہو وہاں پر بھی چلہ کشی نہیں کرنی چاہیے وہ جگہ جہاں کسی زندہ یا وفات پا چکے بزرگ کی نشست یا قبر ہو وہاں پر بھی چلہ کشی نہیں کرنی چاہیے۔ہاں ایسی جگہ پر صاحب مزار یا جس بزرگ کی نشست ہے اُس کی اجازت سے چلہ کشی کی جا سکتی ہے۔زندہ بزرگ سے تو آپ بالمشافہ پوچھ سکتے ہیں۔تاہم وہ بزرگ جو فوت ہو چکے ہیں ان کے مزار پر پہلے اُن سے اجازت کے لیے مراقبہ یا استخارہ کرے۔اگر اجازت ملے تو چلہ کشی شروع کرے بصورت دیگر باز رہے۔

رازداری

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہیں لکھا ہے عمل کے دوران مکمل رازداری اختیار کرے۔عمل کا ذکر ہرایرے غیرے سے تو کیا اپنے خاص ملنے والے لوگوں سے بھی نہ کرے۔نہ ہی کسی عامل یا ایسے شوق رکھنے والے مرد و زن سے بات کرے۔زیادہ تر حالتوں میں اُستاد اور شاگرد کے درمیان اصل بات رہنی چاہیے۔کیا ہو رہا ہے؟ کیسے واقعات پیش آ رہے ہیں یا کوئی دیگر امر ہو حتی الوسع معاملہ اُستاد شاگرد سے باہر نہیں جانا چاہیے۔دیگر لوگوں کی نظر یا عمل میں مداخلت یا کسی طور پر اثر انداز ہونے کی کوشش عمل کرنے والے کے لیے نقصان کا باعث ہو سکتی ہے جس میں ذہنی اور جسمانی امراض کے

ساتھ عمل کا اُلٹ جانا یا مکمل نہ ہونا ممکن ہے۔

لالچ سے خاتمہ عمل

بعض اوقات ہوتا یہ ہے کہ احتیاط کے باوجود کسی کو آپ کے عمل کرنے کا پتہ چل گیا تو وہ آپ کے عمل کو ختم کرنے کی کوشش کرے گا۔ ایسا وہ فرد مثبت سوچ کے تحت بھی کر سکتا ہے یعنی کہ وہ چاہے کہ اُس کا دوست یا بزرگ یا بہن یا بھائی کسی مشکل میں گرفتار نہ ہو اور ایسے اعمال سے باز رہے۔ لیکن اگر کوئی آپ کو دوران عمل باز رکھنے کی کوشش کر رہا ہے تو یہ بھی ممکن ہے کہ ایسا کرنے والا فرد جن، جنات یا حاضرات کے حوالے سے آپ عمل کر رہے ہیں ان کے اشارے پر ایسا کر رہا ہو۔ اگر کسی ایسی صورت میں آپ نے عمل کو درمیان میں چھوڑ دیا تو آپ کی خیر نہیں دوران عمل کوئی بھی فرد کوئی بھی لالچ دے کر عمل کا خاتمہ چاہے تو آپ قطعاً اُس کے بہکاوے میں نہ آئیں۔

دوران عمل خیرات

گو یہ ضروری تو نہیں لیکن اگر کرلے اور اگر مالی لحاظ سے بھی ممکن ہو تو روزانہ عمل کے وقت کوئی میٹھی چیز مثلاً کھیر، دہی وغیرہ اپنے پاس رکھے اور عمل کے خاتمے پر کسی ضرورت مند کو دے دے۔

اگر کوئی ایسا فرد نہ ملے تو اسے دریا یا نہر میں ڈال دے یا کسی درخت وغیرہ کی جڑ میں ڈال دے جہاں کیڑے مکوڑے یہ خوراک کھالیں۔

علامات حاضری

چلے یا عمل کے دوران کسی مخلوق کی حاضری کا اظہار کبھی براہ راست اور کبھی بالواسطہ طریقہ سے ہوتا ہے۔ بعض اوقات جنات یا حاضرات بظاہر مجسم شکل میں سامنے آ جاتی ہیں۔ اسے ہم براہ راست طریقہ کہتے ہیں۔ تاہم زیادہ تر اعمال میں براہ راست حاضری کی بجائے کسی حرکت، آواز، اشارے یا سائے کی موجودگی جنات یا حاضرات کی بالواسطہ حاضری کا اظہار ہے دراصل ہوتا یہ ہے کہ جنات یا موکلات یا حاضرات اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لیے کمرے میں پڑی اشیاء سے چھیڑ خانی کی مرتکب ہوتے ہیں۔ یا بظاہر مجسم شکل میں سامنے آنے کی بجائے سائے کی شکل میں اپنی موجودگی کا احساس دلاتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کو ایک لحاتی چمکدار روشنی سے یہ اپنی موجودگی کا احساس دلائیں۔ بعض حالتوں میں یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ مندرجہ بالا واقعات میں سے کچھ بھی ظہور پذیر نہیں ہوتا۔ بلکہ عامل کو اپنے جسم خصوصاً کندھوں یا کندھوں کے درمیانی حصے یا دل و دماغ پر بوجھ محسوس ہو۔ یہ سب علامتیں بھی حاضری ہی کی مظہر ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر حاضرات ہوئی یا جنات عمل کے نتیجے میں حاضر تو ہوئے لیکن براہ راست شکل میں سامنے نہیں آئے تو اس کی کیا وجہ اور حل ہو سکتا ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ ہمارے سامنے آئیں۔ ایسی حالتوں میں ہوتا یہ ہے کہ ہم اپنے ذکر یعنی چلے یا عمل سے وہ روحانی

توانائی پیدا نہیں کر سکے جو موکلات، حاضرات یا جنات کو ہمارے سامنے لانے کا باعث بنے۔

ایسی صورت حال کا بہترین حل یہ ہے کہ متعلقہ عمل کو دوبارہ یا سہ بارہ کیا جائے عمل کو ایک سے زائد بار کرنے سے بھی مطلوبہ نتائج کا حصول ممکن ہو جاتا ہے۔ اس کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ عمل کی تعداد بڑھا دی جائے یعنی اگر کوئی اسم یا آیت قرآنی آپ سات دفعہ پڑھ رہے ہیں تو اس کو اکیس یا چالیس دفعہ کر دیا جائے۔

طریقہ حاضری

حاضری کیسے کی جائے گی؟ اس سلسلے میں کئی ایک طریقہ کار ہیں تاہم عمومی طریقہ یہ ہے کہ جس بچے یا بڑے پر حاضری مطلوب ہو اس کو سامنے بٹھا لے۔ اور مکمل توجہ اور یکسوئی سے معمول کی آنکھوں میں دیکھے ساتھ ہی حاضرات کے جس عمل کا چلہ عامل مکمل کر چکا ہے۔ اس کو پڑھنا شروع کر دے۔ پڑھائی کے دوران رُک کر معمول سے پوچھے آیا اُسے کچھ نظر آ رہا ہے یا نہیں۔ اگر وہ انکار کرے تو پڑھائی جاری رکھ کر دوبارہ استفسار کرے۔ ساتھ ہی معمول پر زور دے کہ وہ مکمل توجہ اور یکسوئی سے حاضرات کا مشاہدہ کرنے کی کوشش کرے۔ ایسے اعمال کے دوران معمول پر غیر معمولی کیفیت طاری ہو سکتی ہے وہ کیف و مستی کا اظہار کر سکتا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ اُسے دماغ پر بوجھ محسوس ہو اور سر بھاری ہو جائے۔ بعض اوقات معمول پر کپکپی بھی طاری ہو سکتی ہے۔ جب معمول حاضرات کا اقرار کرے یعنی اُسے کوئی بزرگ یا مخلوق نظر آئے تو عامل اُسے ہدایت کرے کہ وہ اُس بزرگ یا مخلوق کو سلام کرے۔ معمول کے سلام کرنے کے بعد عامل سوالات کا سلسلہ شروع کرے۔

سوالات کے سلسلے میں یہ بات بہت اہم ہے کہ سوالات جامع، مختصر اور مقصدیت لیے ہوئے ہوں۔ سوال ہمیشہ مختصر کریں۔ لمبے سوال یا ایسے سوال جو بلا سوچ سمجھے کیے گئے ہوں درست جواب نہیں لاتے۔ جتنا سوال مختصر اور اصل مقصد کے قریب ہوگا اتنا ہی جامع جواب ملے گا۔

اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ایک نشست میں سوالات کی بھرمار نہ کر دیں۔ بلکہ نہایت ضروری سوال کریں۔

حاضرات دیکھنے کے لیے کئی طریقے مروج ہیں۔ مثلاً آپ کسی بچے یا بڑے کے ناخن پر تیل لگا کر حاضرات کر سکتے ہیں۔ اسی طرح آپ معمول بچے یا مرد کو حاضرات کے لیے شیشے میں دیکھنے کے لیے بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ صاف پانی میں بھی حاضرات کی جا سکتی ہے۔ تاہم ان میں سے کسی خاص طریقہ کار کی پیروی یا بندش میرے نزدیک کسی خاص اہمیت کی حامل نہیں۔ آپ کسی بھی طریقے سے حاضرات کر سکتے ہیں۔

حاضرات کرتے ہوئے جس جگہ عمل کر رہے ہیں۔ کتاب میں بیان کردہ طریقہ کار کے مطابق اُس جگہ کا حصار کر لیں۔ اس حصار میں اپنی اور معمول کی ذات کو شامل کرنا نہ بھولیں۔

اگر آپ آئینہ میں حاضرات کرنے کے خواہش مند ہوں تو ایک موزوں سائز کا آئینہ لے لیں جسے بلا کسی تکلیف کے سنبھالا جا سکے۔ آئینے کا سائز زیادہ بڑا نہیں ہونا چاہیے۔ تقریباً 6x6 انچ سائز کا آئینہ مناسب ہے۔ اسے معمول کے مدِ مقابل رکھیں اور معمول کی نشست اس طرح ہو کہ محفل میں بیٹھے لوگوں کا عکس آئینے میں نہ آئے۔ آئینے کے وسط میں سیاہی لگا لیں اور پھر پہلے بیان کیے گئے طریقہ کے مطابق عمل کریں۔ یعنی معمول کو کہیں کہ وہ آئینے میں سیاہی والی جگہ پر دیکھے اور اپنے مشاہدے سے عامل کو خبردار کرے۔ عامل کو چاہیے کہ وہ معمول کو پوری مستعدی سے ہدایات دیتا رہے۔ یعنی حاضرہ مخلوق سے سلام دعا کا کہنا اور مطلب کی بات بااحسن طریقے سے کرنا۔

حاضرات کا نہ ہونا

بعض اوقات حاضرات نہیں ہوتی۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ بعض اوقات تو واقعتاً ایسا ہوتا ہے کہ حاضرات نہیں ہوتی۔ لیکن بعض اوقات حاضرات تو ہوتی ہے لیکن اُس کی نوعیت غیر معمولی یا انتہائی خفیف ہوتی ہے کہ عامل محسوس ہی نہیں کر پاتا۔

پہلے دوسری صورت کو سمجھ لیں۔ پھر پہلی پر بحث کریں گے۔ ہوتا یہ ہے کہ حاضرات متوقع صورت یعنی ناخن، شیشے یا پانی میں نظر نہیں آتی اور فرد یہ محسوس کرتا ہے کہ حاضرات نہیں ہوئی۔ ایسی صورتوں میں کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ معمول اپنے اردگرد کوئی سایہ روشنی یا غیر معمولی حرکت محسوس کرتا ہے لیکن اس پر اپنی ناسمجھی کے باعث توجہ نہیں دے پاتا۔ ایسی کسی بھی صورت میں صرف پڑھائی کی مقدار بڑھانے سے یعنی مسلسل ورد کے ذریعے حاضرات کامیابی سے مکمل کی جا سکتی ہے۔ یعنی اس بات کا عامل اور معمول کو خاص دھیان رکھنا چاہیے کہ ان کے اردگرد کوئی غیر معمولی حرکت یا واقع تو رونما نہیں ہوا۔ اگر ایسا ہوا ہو تو اسے حاضرات کی کارستانی خیال کیا جائے اور اُن کو ظاہر ہونے پر مجبور کرنے کے لیے پڑھائی اور بخور کا مسلسل استعمال کیا جائے۔ مزید توجہ اور محنت کامیابی سے ہمکنار کر دے گی۔

حاضرات نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ممکن ہے کہ معمول میں ایسی صلاحیت کا فقدان ہے وہ روحانی حوالے سے نچلے درجے پر ہے۔

بعض اوقات عامل یا معمول کا ناپاک ہونا معمول یا عامل کی توجہ قائم نہ ہونا یا معمول کا عامل کی ذات کے حوالے سے مشکوک ہونا ناکامی کی بنیادی وجوہات ہو سکتی ہیں۔

اب آیئے پہلی وجہ کی طرف اگر تو حاضرات نہ ہونے کی مندرجہ بالا میں سے کوئی وجہ نہیں تو

پھر عامل کی اپنی ذات ہی متنازعہ ہے۔اس نے جو چلہ کشی کی یا جو کوئی عمل کیا اس میں کوئی نہ کوئی کمی رہ گئی ہے۔سو عامل کو وہ عمل دوبارہ کرنا چاہیے۔تاہم عامل پہلے حاضرات کر چکا ہو لیکن بعد میں کسی موقعہ پر ناکامی ہو تو عامل کو چاہیے سب سے پہلے معمول کو تبدیل کرے۔معمول کو تبدیل کرنے کے بعد حاضرات نہ ہو تو حاضرات کرنے کی جگہ تبدیل کرلے۔اس سے بھی حاضرات کے نہ ہونے کا سدباب ہو جائے گا۔اگر اس کے باوجود حاضرات نہ ہو تو غور سے اُن شرائط کے بارے میں سوچے جن کو حاضری کے سلسلے میں وہ حاضرات یا موکلات سے طے کر چکا ہے۔اُن کی پابندی نہ کرنے سے بھی حاضرات کا ہونا مشکوک ہو جاتا ہے۔حاضرات نہ ہونے کی ایک بڑی وجہ کسی دوسرے عامل کی طرف سے بندش یا اس کا حاضرات کا عمل چھین لینے کی صورت بھی ہو سکتی ہے۔

مداومت

اس سلسلے میں عمومی اصول یہ ہے کہ عامل جو بھی چلہ کرے اور چلے میں جو پڑھائی وہ کرتا رہا ہو۔چلہ ختم ہونے کے بعد اس پڑھائی کو ایک معین وقت پر روزانہ پڑھنا اپنا معمول بنالے۔تاہم پڑھائی کی تعداد اُس مقدار سے کم ہو گی جو وہ دوران چلہ پڑھتا رہا ہے۔اس کا عمومی طریقہ یہ ہے کہ چلے کی پڑھائی کو روزانہ گیارہ بار دُہرالے۔چلے کی اس پڑھائی کو بعد از چلہ روزانہ پڑھنا عملیات کی زبان میں مداومت کہا جاتا ہے۔

مداومت میں وقفہ

عامل کو عمل کو برقرار رکھنے کے لیے مداومت کرنا ضروری ہوتا ہے اور اس میں ناغہ بھی نہیں آنا چاہیے اس کا طریقہ یہ ہے کہ عامل ناغہ کیے بغیر تمام عمر مداومت کے عمل کو جاری رکھے اسے چھوڑ دینے سے اصل عمل بھی ضائع ہو جاتا ہے۔ تاہم مداومت کے دوران اگر کبھی وقفہ آ جائے تو وہ مسلسل دو دن سے زیادہ نہ ہو۔ اگر ایسے ہوا تو اُس کا عمل باطل ہو جائے گا اور اُس کو عمل کی زکوۃ دوبارہ دینا ہوگی۔

صلوۃ حاجت

تسخیر حاضرات وجنات سے قبل اگر عامل دو رکعت صلوۃ حاجت اس نیت سے پڑھ لے کہ اللہ اس کی حاجت روائی کرے تو یہ فعل عمل کو طاقت دینے اور کامیابی لانے میں معاون ثابت ہوگا۔

صدقہ قبل از عمل

صدقے کی اپنی ایک اہمیت ہے اور رد بلا کے حوالے سے اس کی افادیت سے انکار ممکن

نہیں ہے۔ اعمال حاضرات و جنات کی ابتداء سے قبل اگر عامل کسی جان دار شے مثلاً مرغ یا بکری وغیرہ اپنی جیب کے مطابق صدقہ کردے تو کئی چھوٹی بڑی بلاؤں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

تیاری قبل از چلہ

عموماً دیکھا گیا ہے کہ حاضرات و تسخیر کے شائق ایک دم کسی عمل کی ابتداء کر دیتے ہیں۔ یہ ایک ناقص طریقہ کار ہے۔ ہر وہ فرد جو حاضرات و تسخیر جنات کی دنیا میں داخل ہونا چاہتا ہے اس کو عمل شروع کرنے سے قبل کچھ روحانی مشقوں کو انجام دے لینا چاہیئے۔ اس سے فرد کی روحانی قوت میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔ اور وہ دوران چلہ کئی چھوٹے بڑے مسائل سے اس روحانی قوت کے باعث محفوظ رہے گا اس سلسلے میں درج ذیل عمل کو اختیار کرے۔

چلہ شروع کرنے سے تین ہفتے قبل اپنی گفتگو اور ملنا جلنا محدود کرلے۔ ساتھ ہی اُٹھتے بیٹھتے استغفر اللہ کا ورد کرتا رہے۔ عمل شروع ہونے کے دن سے سات دن قبل روزہ رکھنا شروع کردے۔ کسی وجہ سے ایسے ممکن نہ ہو تو کم سے کم عمل شروع کرنے کے دن سے پہلے تین دن روزہ ضرور رکھے۔

حاضرات کس پر کریں

حاضرات کی کامیابی یا ناکامی کا دارومدار جن امور پر ہوتا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کا معمول کون ہے۔ معمول کا انتخاب کرتے ہوئے ہمیں کئی ایک امور کو سامنے رکھنا پڑے گا۔ ضروری نہیں کہ بطور معمول پیش ہونے والے ہر فرد پر آپ حاضرات کا عمل شروع کر دیں۔ یہ عامل کے حسن ظن پر ہے کہ وہ کسے معمول کے طور پر موثر خیال کرتا ہے کسے نہیں۔

معمول کے طور پر کوئی بچہ، بڑا مرد و زن یا بوڑھا بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ تاہم ابتداء میں جب کوئی فرد حاضرات کی دنیا میں نیا نیا داخل ہوا ہو تو زیادہ بہتر ہے کہ وہ چھوٹی عمر کے کسی بچے خصوصاً کسی چھوٹی لڑکی کا انتخاب کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ ذیل میں ترتیب سے اُن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو حاضرات کے لیے موثر ثابت ہونگے۔ اس فہرست کے آخر میں جن کا ذکر آئے گا وہ حاضرات کے لیے زیادہ مناسب نہیں۔ شروع میں ذکر کردہ افراد حاضرات کے لیے زیادہ موثر ثابت ہونگے۔

چھوٹی عمر کی لڑکی

چھوٹی عمر کا لڑکا

اگر ان میں سے کوئی بھی میسر نہ ہو تو

لڑکی

لڑکا

اگر یہ بھی میسر نہ ہوں تو

جوان عورت

یوں تو حاضری جوان مرد یا ادھیڑ عمر عورت یا مرد پر کی جا سکتی ہے۔ تاہم تجربہ کار عامل ہی مثبت نتائج لا سکتا ہے۔

نئے عامل کے لیے سب سے موثر چھوٹی عمر کی لڑکی یا لڑکا ہی ہیں۔

کن پر حاضرات نہ کریں

وہ تمام لوگ جو ذہنی امراض کا شکار ہوں یا زندگی کے کسی بھی مرحلے پر کسی معمولی سی بھی دماغی مرض کا شکار ہوئے ہوں ان پر حاضرات نہیں کرنی چاہیے۔ بصورت دیگر ان کے پاگل پن یا دماغی امراض کے شکار ہونے کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں۔

وہ تمام خواتین و حاضرات جو غلاظت کا شکار رہتے ہوں۔

حیض اور نفاس والی عورت پر بھی حاضرات نہیں کرنی چاہئیں۔

وہ عورت جو حاملہ ہو اس پر بھی حاضرات نہیں کرنا چاہئیں۔ حاملہ عورت یوں تو حاضرات کے لیے غیر موزوں نہیں ہے لیکن حاضرات کے اثرات اس کے بچے کے لیے نقصان دہ ہو سکتے ہیں۔

دوران حاضرات لوگوں کی تعداد

جس جگہ حاضرات ہو رہی ہو وہاں لوگوں کی تعداد کم سے کم ہونی چاہیے۔ مجمع اکٹھا کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ کیونکہ جس قدر شور و غل، ہلچل اور لوگوں کے کانا پھوسی کرنے کی آوازیں ہوں گی۔ اسی قدر حاضرات کے عمل پر ناقص اثر پڑے گا۔ یہ سب چیزیں عامل اور معمول کی یکسوئی کو متاثر کرنے کا باعث ہوتی ہیں۔ خصوصاً معمول عموماً بچہ ہوتا ہے۔ اس لیے وہ ہجوم یا باتوں کی طرف متوجہ ہو جاتا

ہے۔ ظاہری بات ہے جب بچے کی یکسوئی متاثر ہوگی تو نتیجتاً حاضرات کا عمل بھی متاثر ہوگا۔

غلط جواب کی وجوہات اور اصلاح

بعض لوگوں کے ساتھ یہ مسئلہ ہوتا ہے کہ حاضرات نہیں ہوتیں۔ لیکن بعض لوگوں کے ساتھ یہ مسئلہ دیکھا گیا ہے کہ حاضرات تو ہوتی ہے لیکن حاصلہ جواب غلط ہوتے ہیں۔

غلط جواب کے ملنے کی کئی وجوہات ہیں!

پہلی وجہ تو سیدھی سی ہے کہ حاضر ہونے والے مخلوق نے ہی غلط جواب دیا۔

دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ معمول حاضرات کے جواب کو درست طریقے سے سمجھ ہی نہیں سکا۔

تیسری وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ معمول ذاتی طور پر شیطانی کر رہا ہے اور غلط جواب دے رہا ہے۔

یہ دیکھنے کے لیے کہ حاضرات غلط جواب دے رہی ہیں یا معمول شیطانی کر رہا ہے آسان طریقہ یہ ہے کہ معمول کو بدل دیں۔ یا اگر وہ خوف زدہ ہے یا بات کو صیح طور پر سمجھ نہیں پاتا تو اس کے خوف کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی راہنمائی کریں تاکہ سوال جواب کے عمل کو سمجھ سکے۔ مناسب ترتیب اور مدد کے بعد بھی معمول سے حاصل ہونے والے جواب غلط ہوں تو معمول کو بدل دیں۔ معمول بدلنے کے باوجود جوابات کی صحت متاثر ہو رہی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حاضرات ہی غلط جواب دے رہی ہیں۔

جب حاضرات سے حاصل ہونے والا جواب غلط ہو تو پہلے اردگرد کے ماحول اور سارے

سسٹم پر نظر ڈالیں کہ غلطی کہاں ہو رہی ہے یا آپ کا کونسا پہلو اس حوالے سے کمزور ہے۔ اگر آپ تمام شرائط کی پابندی کر رہے ہیں اور حاضرات غلط جواب دے رہی ہیں تو اس مطلب یہ ہے کہ آپ کی حاضرات پر گرفت کمزور ہے۔ سو اپنے عمل کو طاقت دینے اور حاضرات کو کنٹرول کرنے کے لیے حاضرات کے عمل کی زکات از سر نو دی جائے۔ اس سے حاضرات کی اصلاح ہونے کے واضح امکانات ہیں۔

ایسی صورت میں ہوتا یہ ہے کہ ایک سے تین چلے مزید کرنے سے حاضرات مکمل کنٹرول میں آ جاتی ہیں۔ اور اس کی شرارتیں یعنی غلط جواب وغیرہ کنٹرول ہو جاتے ہیں۔

حروف تہجی کی زکات

حاضرات کے میدان میں داخل ہونے والوں کے لیے یہ مشورہ زیادہ موزوں ہے کہ وہ حاضرات کے اعمال کی زکات دینے یا ریاضت سے قبل حروف کی زکات دے دیں۔ عموماً عاملین حروف کی زکات کے تو قائل ہوتے ہیں لیکن جہاں ان کی زکات دینے کا معاملہ آئے گا وہاں وہ سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے نظر نہیں آتے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ حروف کی زکات ایک طویل عمل ہے۔ جبکہ فی زمانہ عاملین لمحوں کے اندر کامیابی حاصل کرنے کے خواہش مند نظر آتے ہیں۔ جلد از جلد کامیابی کے حصول میں وہ عملیات کے بنیادی اصول و قوائد سے بھی صرف نظر کر جاتے ہیں۔ ظاہری بات ہے ایسا کرنا کسی بھی فرد کے لیے مطلوبہ نتائج نہیں لا سکتا۔

اس ساری بحث کا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ حروف کی زکات دے کر حاضرات کے شعبے

میں قدم رکھیں۔ حروف کی زکات کے سلسلے میں آپ عملیات پر تحریر کردہ میری کتب سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ خاص طور پر راہنمائے عملیات اور علم الحروف کی کتب مفید ثابت ہونگی۔

رجال الغیب

سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ رجال الغیب کس سمت میں ہیں۔ کیونکہ یہ حرکت کرتے رہتے ہیں۔ ان کی طرف مُنہ کر کے ہرگز کام نہ کریں بلکہ جب بیٹھیں تو پُشت اُن کی طرف کرلیں۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ جب عمل کے لیے بیٹھیں تو مُنہ اُن کی طرف کر کے سلام کریں اور دعا کر کے اِن کی طرف پُشت کر کے عمل شروع کر دیں۔

یہ تاریخیں قمر مہینے کی ہیں۔

مشرق: ۰۷-۱۴-۲۲-۲۹

جنوب مشرق: ۰۱-۰۹-۱۶-۲۴

جنوب: ۰۳-۱۱-۱۸-۲۶

جنوب مغرب: ۰۲-۱۰-۱۷-۲۵

مغرب: ۰۴-۱۲-۱۹-۲۷

شمال مغرب: ۰۵-۱۳-۲۰

شمال: ۰۸-۱۵-۲۳-۲۰

شمال مشرق: ۰۶-۲۱-۲۸

کو رجال الغیب کا تصور قدیم ہے اور ماہرین اس کی پیروی کرتے آئے ہیں۔ تاہم ذاتی حوالے سے میں اس بات کو ترجیح دیتا ہوں کہ دوران عمل آپ اپنا رخ شمال کی طرف کر لیں یہی کافی ہے۔

ایک دوسرا طریقہ جس کو زیادہ موثر خیال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ کعبے کی طرف منہ کر کے عمل کریں۔ رجال الغیب وغیرہ کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں۔ تاہم اس کا ذکر میں نے اس لیے کر دیا کہ جو لوگ رجال الغیب کی درست تاریخوں کے متلاشی ہوتے ہیں ان کی راہنمائی ہو جائے۔

سیاہی کی تیاری

اعمال حاضرات میں سیاہی کا استعمال بارہا ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لیے بازار میں دستیاب سیاہی کا استعمال موزوں نہیں۔ حاضرات کے لیے سیاہی خاص طریقے سے تیار کی جاتی ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ اینٹوں سے ایک ایسا چولہا بنائیں جس میں سے دھواں صرف اُوپر کی طرف نکل سکے اور دھواں نکلنے کی جگہ تنگ ہو۔ تاکہ دھواں زیادہ اطراف میں نہ پھیلے۔ پھر کچھ کوئلے جلا کر اس چولہے میں رکھ دیں۔ ان کوئلوں کے اُوپر کافور ڈالیں۔ چولہے میں دھواں نکلنے کی جگہ ایک پلیٹ اُوندھی رکھ دیں۔ پلیٹ کی تہہ کے ساتھ جو کالے ذرات اکٹھے ہو گئے انہیں جمع کر لیں۔

یہی ذرات آپ کی حاضرات کی سیاہی کا کام دیں گے۔ ان ذرات میں آپ تیل یا کوئی عطر ملا کر سیاہی بنا لیں۔ اسی کو آپ دوران حاضرات معمول کے انگوٹھے یا شیشہ وغیرہ پر لگائیں گے۔ حاضرات کی سیاہی بنانے کا بنیادی طریقہ تو یہی ہے۔ تاہم آپ اپنی آسانی اور محنت بچانے کے

لیے اس سیاہی میں اگر شرے کا اضافہ کرلیں تو سیاہی گاڑھی اور تیز ہو جائے گی۔

اس سے بھی آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ روٹیاں پکانے والے توے کے نیچے لگی سیاہی کو جمع کرلیں۔ اور اس میں تیل یا خوشبو ملا کر استعمال میں لائیں۔ خیال رکھیں کہ یہ سیاہی صرف اُس توے سے حاصل ہو گی جس میں آگ کے لیے سوئی گیس کی بجائے لکڑی استعمال ہوتی ہو۔ مٹی کے تیل کے چولہے کی سیاہی استعمال میں نہ لائیں۔

حاضرات جلد کھولنے کیلیے

بعض عاملین کو شکایت ہوتی ہے کہ اُنہیں حاضرات کھولنے میں کافی وقت کا سامنا ہوتا ہے۔ کئی دفعہ حاضرات نہیں ہوتیں اور کئی دفعہ کافی انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ انتظار ان پر اور ان کے مریدین پر بھاری پڑتا ہے اس شکایت کے ازالے کے لیے درج ذیل اسمائے حسنیٰ کو ہمہ وقت اپنے ورد میں رکھیں۔ انشاءاللہ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

یا اللہ۔ یا بصیر۔ یا علیم۔ یا اللہ۔

بادشاہ کی حاضری

اعمال حاضرات میں عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ حاضرات کی ابتداء میں بادشاہ جنات یکتانوش وغیرہ حاضر ہوتا ہے۔ اسی حوالے سے کئی جگہ تحریر ہے کہ پہلے بادشاہ کی سواری آئے گی یا بادشاہ حاضر ہوگا اُس کے ساتھ پورا لاؤ لشکر ہوگا۔ لاتعداد درباری' نوکر چاکر' خادمین' خوش رو پری چہرہ حسن کی سفیریں اس کے ساتھ ہوں گی۔ اُس کا تخت بچھایا جا رہا ہوگا۔ ماشکی پانی کا چھڑکاؤ کر رہے ہونگے۔ دراوغہ چہار اطراف صفائی کو آخری شکل دے رہا ہوگا۔ بادشاہ جنات تخت نشین ہوگا اور از خود سوال کے بارے میں پوچھے گا وغیرہ وغیرہ۔

جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ طلسماتی ماحول صرف ایک خاص اثر پیدا کرنے کے لیے بیان کیا جاتا ہے۔ معمول عام طور پر چھوٹی عمر کا بچہ یا بچی ہوتی ہے۔ عامل جب اُسے گائیڈ کرتا ہے کہ آئینے میں یا ناخن میں جنات کا بادشاہ حاضر ہو رہا ہے یا ایسے ایسے واقعات پیش آئیں گے۔ تو بچہ دباؤ کا شکار ہو کر یا فریب نظر کا شکار بن کر عامل کی ہاں میں ہاں ملاتا چلا جاتا ہے۔ یا اُسی طرح کی منظر کشی کی طرف مائل ہوتا ہے جس طرف عامل کی گفتگو جا رہی ہوتی ہے۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ آپ حاضرات کا عمل کسی خاص موکل' جن وغیرہ کی تسخیر کے لیے کرتے ہیں تو اس میں بادشاہ کی حاضری کی کیا ضرورت ہے۔ ہونا تو یہ چاہیئے کہ آپ نے جس غیر مرئی مخلوق کی حاضری یا تسخیر کے لیے عمل کیا ہے وہ حاضر ہو نہ کہ بادشاہ جنات۔ آپ بادشاہ جنات کو تسخیر کرنے کا عمل تو نہیں کر رہے۔ پھر بادشاہ کی حاضری کی کیا وجہ ہے؟ اور کیا بادشاہ جنات اتنی کمزور مخلوق کا نام ہے کہ وہ بات بے بات آن حاضر ہوتا ہے۔ یہ سب بے مقصد گفتگو ہے۔ تسخیر اور حاضری کے اعمال میں صرف اور صرف وہی خاص مخلوق حاضر ہوتی ہے جس کے لیے عمل کیا جا رہا ہے۔

اسی بات کو ایک اور طریقے سے دیکھیں۔ عموماً کتب میں بادشاہ جنات کا ایک خاص نام تحریر ہے۔ قدیم سے قدیم اور جدید سے جدید کتب میں بادشاہ جنات کا یہی نام چلا آ رہا ہے۔ کیا جنات کو

موت نہیں آتی کیا ان کی زندگی اختتام پذیر نہیں ہوتی۔ اگر ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے تو اب تک قبلہ بادشاہ جنات اس ذائقے سے کیوں محروم ہیں۔ اور اگر بادشاہ جنات تبدیل ہو چکا ہے تو نئے بادشاہ کا کیا نام ہے؟

بعض لوگ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہر بادشاہ جنات کا ایک ہی نام ہوتا ہے۔ ان دوستوں کی تسلی کے لیے میں بتاتا چلوں کہ نام ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ صرف عہدے مستقل ہوتے ہیں۔ اس لیے بادشاہ کا عہدہ تو ہمیشہ قائم رہتا ہے لیکن کرسی پر بیٹھنے والے کا نام تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

مندرجہ بالا بحث سے قطع نظر حاضرات اور تسخیر کے موضوع پر لکھی گئی قدیم اور جدید کتب کا مطالعہ ان کے اندر متضاد بیانی کا پردہ کھول دیتا ہے۔ کتاب کے کسی صفحے پر بادشاہ کی حاضری کا لکھا ہوگا اور کسی پر زیر بحث مخلوق کی حاضری کا۔ بہر حال اس بحث کو ختم کرتے ہوئے میں آپ کو ایک دفعہ پھر یہ واضح کر دوں کہ آپ جس مخلوق کی حاضری یا تسخیر کے حوالے سے کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ کسی بادشاہ کے پیش ہونے کا دُور دُور تک کوئی امکان نہیں۔

دُعا دفع نحوست

اگر دورانِ عمل آپ کسی نحوست یا سحری اثرات کا شکار ہو جائیں تو ذیل میں دی گئی دُعا کو پڑھنا اپنا معمول بنا لیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یا رَحِیْمُ بِحَقِ

كهيعص وَ بِحَقِ حٰمٓ عٓسٓقٓ قِنَا مِنْ نُحُوْسَةِ الْكَوَاكِبِ وَرُجُوْعِهٖ وَوَبَالِهٖ وَسُوْءِهٖ بِحَقِ يَا اللّٰهُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

دوران حاضرات غیر معمولی واقع

دوران حاضرات اگر کسی بھی قسم کا غیر معمولی واقع درپیش ہو یا کوئی ایسی صورت حال پیدا ہو جس کا آپ کو پہلے اندازہ نہ تھا تو اس پر کسی بھی ردعمل کا اظہار نہ کریں۔ اختتام عمل سے پہلے واقع کی جانچ پڑتال موزوں ثابت نہ ہوگی۔

حاضرات کی قبل از وقت حاضری

دوران حاضرات بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ وہ مخلوق جس کے لیے آپ عمل کر رہے ہیں۔ وقت سے پہلے آ حاضر ہوتی ہے۔ بعض اوقات انتہائی جلدی یعنی پہلے، دوسرے یا تیسرے دن یا درمیان میں یا پھر اختتام عمل کے قریب مطلوبہ مخلوق چلے کے ختم ہونے سے ایک یا دو دن قبل آ سامنے کھڑی ہوتی ہے اور وہ چلے کی کامیاب تکمیل کی مبارک دیتے ہوئے چلے کے خاتمے کی مودبانہ

بھی امر واقع ہو چلہ مکمل کیے بغیر نامکمل نہیں چھوڑنا چاہئے۔

درخواست پیش کرتی ہے۔ چلے کے آخری دنوں میں یہ حرکت عموماً عامل کے ساتھ پیش آتی ہے اور کیونکہ چلے کے اختتام کا وقت بھی ہوتا ہے۔ اس لیے عامل باآسانی دھوکے میں آجاتا ہے۔ اور اس دھوکے میں آکر ختم کیا گیا عمل عامل کو نہ دین کا اور نہ دنیا کا چھوڑتا ہے۔ کسی بھی صورت میں چاہے کوئی

ذاتی ستارے کا شرف وہبوط

ذیل کے سطور میں جس موضوع کو زیر بحث لایا جارہا ہے۔ عاملین عموماً اس سے صرف نظر کرتے ہیں۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہر فرد کسی نہ کسی ستارے کے تحت آتا ہے۔ عملیات میں ستارہ استخراج کرنے کا طریقہ علم نجوم سے فرق ہے۔ عملیات میں ستارہ معلوم کرنے کے لیے فرد اور اس کی والدہ کے نام کے حاصلہ اعداد کو بارہ سے تقسیم کردیا جاتا ہے۔ تقسیم کرنے سے باقی قسمت ایک ہو تو اس کا برج حمل اور ستارہ مریخ، اگر دو بچے تو برج ثور اور ستارہ زہرہ، تین بچے تو برج جوزا ستارہ عطارد۔ اس طور برج حوت تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ جبکہ علم نجوم میں فرد کی پیدائش کے وقت طلوع ہونے والے برج اور اس کے حاکم کوکب سے ستارے کا استخراج کیا جاتا ہے۔ (اس سلسلے میں مزید راہنمائی کے لیے علم نجوم پر شائع کتاب راہنمائے علم نجوم دیکھیں)۔ فرد کا ستارہ معلوم کرنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ اس کے سرنام کو لے لیں مثلاً نام الف سے شروع ہو تو برج حمل اور ستارہ مریخ ہوگا۔ اسی طرح ہر حرف علم نجوم میں کسی نہ کسی برج اور ستارے سے منسوب ہے۔ اس کی تفصیل بھی میری کتاب راہنمائے علم نجوم میں درج ہے۔

یہاں میں جو اُصول بیان کرنا چاہ رہا ہوں اُس کے لیے ضروری ہے کہ آپ پہلے اپنے ستارے کا استخراج کرلیں اور پھر دیکھیں جس دن آپ عمل شروع کرنا چاہ رہے ہیں:۔

اس دن آپ کا ستارہ نحس حالت میں نہ ہو۔

کسی دوسرے ستارے سے نحس ناظر نہ ہو۔یعنی کسی ستارے کے ساتھ حالت مقابلہ، تربیع میں نہ ہو۔

کسی نحس کے ساتھ حالتِ قران میں نہ ہو۔

یہ وہ کم سے کم نجومی امور ہیں جنہیں عمل شروع کرتے ہوئے آپ کو مدنظر رکھنا چاہیے۔عمل شروع کرتے ہوئے اگر آپ کا ذاتی ستارہ ہبوط میں ہے یا کسی طور پر ناقص حالت میں ہے تو عمل کی کامیابی کے امکانات کم سے کم ہوتے چلے جائیں گے۔ذاتی ستارے کے نحس یا کمزور ہونے کے باعث عامل عمل میں غیر معمولی رکاوٹ محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ ذہن اور دل پر عجیب وغریب بوجھ محسوس کرتا ہے ایسی کسی بھی صورت حال سے بچنے کے لیے عمل صرف اُسی وقت شروع کریں جب آپ کا ستارہ سعد اور حالت عروج میں ہو۔

عمل کو نامکمل چھوڑنا

بعض لوگ شوق شوق میں عمل تو شروع کر لیتے ہیں لیکن جلد ہی اُکتا کر یا خوف زدہ ہو کر عمل درمیان میں چھوڑ دیتے ہیں۔عمل کو کسی بھی وجہ سے درمیان میں نامکمل چھوڑ دیا جائے تو عامل کو اس کے ناقص اثرات سے ضرور واسطہ پڑتا ہے۔

ایسے عمل چھوڑنے سے فرد کو جو مسائل پیش آسکتے ہیں اُن کو مختصراً ذیل کی سطور میں بیان کیا جا رہا ہے۔

☆ نفسیاتی امراض یعنی فرد کا ذہن متاثر ہو۔ مالیخولیا یا لایعنی قسم کے خیالات ذہن میں آتے ہیں۔ فرد پاگل پن کا شکار بھی ہو سکتا ہے۔

☆ بے ہوشی کے دوروں کا پڑنا بھی اس وجہ سے ہو سکتا ہے۔

☆ فرد کی ارتکاز توجہ کی صلاحیت بھی متاثر ہوتی ہے۔ اُس کے لیے کسی خاص نقطے پر پوری توجہ سے غور و فکر کرنا ممکن نہیں رہتا۔

☆ فرد کو جسم میں عمومی درد خصوصاً کندھوں، گردن اور پنڈلی میں درد سے واسطہ پڑ سکتا ہے۔

☆ ارواح، جنات اور دیگر غیر مرئی مخلوق کا از خود نظر آنا یا خوف زدہ کرنا۔

☆ فرد کی کاروباری حالت یعنی روزگار یا نوکری وغیرہ میں مسائل کا پیدا ہونا۔ اس میں روزگار کی بندش، رکاوٹ اور خاتمہ ممکن ہے۔

☆ فرد کی ذات کے علاوہ اس سے متعلقین یعنی اولاد، بیوی، گھر میں رہنے والے دیگر افرادِ خانہ اور گھر کا متاثر ہونا بھی ممکن ہے۔

مندرجہ بالا سطور میں جو ناقص اثرات چلہ چھوڑنے کی وجہ سے بیان کیے گئے ہیں ضروری نہیں یہ سب بیک وقت غالب آئیں۔ بعض اوقات فرد کسی ایک مسئلے کا شکار ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ ایک سے زائد مسائل کا شکار ہو جائے۔ حتمی طور پر کسی خاص تکلیف کی نشاندہی نہیں کی جا سکتی۔ ہر انفرادی کیس میں کچھ نہ کچھ فرق ہو سکتا ہے۔

ارتکاز توجہ

حاضرات اور تسخیر کے اعمال کے لیے ارتکاز توجہ کی صلاحیت کی ازحد ضرورت ہوتی ہے۔

ارتکاز توجہ سے مراد کیا ہے؟ ایک فرد کی یہ صلاحیت کہ وہ کسی خاص نکتہ پر اپنی سوچ کو قائم کر سکے وہ جس معاملے پر غور کر رہا ہے اُس کی توجہ اس سے نہ ہٹے ارتکاز توجہ ہے۔

ارتکاز توجہ کے لیے علم النفس، مراقبہ، ہپناٹزم، ٹیلی پیتھی اور شمع بینی جیسے علوم میں متفرق مشقیں بیان کی گئی ہیں۔ عامل کو چاہیے کہ وہ حاضرات اور تسخیر کے اعمال سے پہلے ارتکاز توجہ حاصل کرنے کے لیے مندرجہ بالا کسی علم سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ارتکاز توجہ کی مشق ضرور کرے۔ یہ مشقیں اس کی ذہنی صلاحیتوں میں اضافے کا باعث بننے کے ساتھ ساتھ تسخیر و حاضرات کے لیے اُس ارتکازی قوت کو فراہم کریں گی۔ جس کی اُسے اس شعبے میں قدم قدم پر ضرورت ہوگی۔ ایک بات کا خیال رکھیں ان علوم کو پورے طور پر سیکھنے کی ضرورت نہیں۔ حاضرات و تسخیر کے طالب علموں کے لیے صرف ارتکاز توجہ کی حد تک فائدہ اُٹھانا مفید ثابت ہوگا۔

حاضرات کے معمول پر اثرات

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جس بچے یا بڑے پر حاضرات کی جائیں اُس پر کوئی حتمی

اثرات واقع نہیں ہوتے۔ ایک حد تک تو یہ بات درست ہے۔ لیکن کئی دفعہ دیکھا گیا ہے کہ معمول بار بار حاضرات کے باعث نفسیاتی یا دماغی امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔

ایسی بیماری کی نوعیت بعض اوقات معمولی ہوتی ہے۔ اور جب فرد پر حاضرات کرنی بند کر دی جائے تو کچھ وقت گزرنے کے بعد وہ از خود صحت یاب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ تاہم شدید نوعیت کی مرض میں مریض کا باقاعدہ علاج ضروری ہو جاتا ہے۔ بصورت دیگر بیماری، دماغی خلفشار اور مستقل ذہنی امراض کا باعث بن جاتی ہے۔

حاضرات کے باعث ہونے والی امراض کی یوں تو کئی چھوٹی بڑی وجوہات ممکن ہیں۔ تاہم دو بڑی اقسام میں پہلے وجہ حاضرات کا دباؤ، بوجھ یا سحری اثرات ہیں۔ جبکہ دوسری بڑی وجہ معمول کی کمزور ذہنی صلاحیتیں ہیں جو حاضرات کا دباؤ برداشت نہیں کر سکتیں۔

وجہ چاہے کچھ بھی ہو مستقل بنیادوں پر بار بار ایک ہر فرد پر حاضرات نہیں کرنا چاہیئے۔ خاص طور پر وہ معمول جو حاضرات سے متاثر ہوتے نظر آئیں اُن پر حاضرات کا سلسلہ طویل نہیں کرنا چاہیئے۔

اعمال حاضرات؛

موکلات وجنات کی تعداد

زیرِ نظر کتاب میں حاضرات موکلات اور جنات کی تسخیر کے حوالے سے آپ کو بہت زیادہ اعمال نہیں ملیں گے۔ میرے لیے یہ بات زیادہ اہم ہے کہ میں صرف وہ اعمال شامل کتاب کروں جو میرے علم اور تجربے کی سند لیے ہوئے ہوں۔ اس کتاب میں تسخیر جنات و حاضرات کے اعمال کی منڈی لگانے کی کوشش نہیں کی۔ اس لیے کوئی بھی قاری ان اعمال کو مکمل یقین اور اعتماد سے کر سکتا ہے۔ ایسے اعمال کی بھرمار جو بلا نتیجہ ہوں نہ تو قاری کے لیے مفید ہیں اور نہ کسی بھی حوالے سے علم کی خدمت کے زمرے میں آتے ہیں۔

یہ بات میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں لیکن دوبارہ اس لیے تحریر کر رہا ہوں کہ یہ خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ عموماً عامل اس شعبے کو مکمل سنجیدگی کے ساتھ نہیں لیتے۔ جس کی کئی وجوہات ہیں۔ تاہم جب فرد ایسے نازک کام میں سنجیدگی اور توجہ کے ساتھ ملوث نہ ہو تو کامیابی مشکوک ہو جاتی ہے۔ تاہم ناکامی اس بات کی قطعاً مظہر نہیں کہ عمل غلط ہے۔ ایسی صورت میں عمل کو دوبارہ، سہ بارہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔ ایک ہی عمل کو بارہا کرنے سے آپ کامیابی کے زیادہ نزدیک ہو سکتے ہیں۔ ہر ناکامی کے بعد ایک نیا عمل شروع کر لینا عقلمندی اور سنجیدہ طرزِ فکر کی علامت نہیں۔ جب بھی ناکام ہوں اپنے سارے طریقہ کار پر شروع سے لے کر آخر تک غور کریں۔ کہیں غلطی تو نہیں ہو رہی۔ اگر کوئی غلطی نہیں ہو رہی تو اپنی نیت کو اپنے فکر کا حصہ بنائیں۔ عمل کے حوالے سے آپ کا جو ارادہ اور نیت ہے اس کا آپ کی کامیابی یا ناکامی میں بہت زیادہ حصہ ہے۔ ایک بات مزید اپنے پلے باندھ لیں کہ اس کتاب میں تسخیر حاضرات و جنات کے حوالے سے جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے کوئی بھی عمل شروع کرنے سے پہلے اس کو صرف پڑھ نہ لیں بلکہ خوب اچھی طرح سمجھ بھی لیں۔ اس کے بعد ہی عملی میدان میں قدم رکھیں۔

ایک خاص عمل

گو زندگی میں اعمال تسخیر کے حوالے سے کئی کرشمے آنکھوں کے سامنے سے گزرے تاہم ان کا بیان طوالت کا باعث ہوگا۔ یہاں ایک عمل بیان کر رہا ہوں اور قارئین سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس عمل کو مضامین کا یہ سلسلہ اختتام پذیر ہونے کے بعد استعمال میں لائیں گے۔ تمام تر عمل کی پوری وضاحت ترتیب درج ذیل ہے۔

☆قمری ماہ کی ابتداء سے عمل شروع کریں۔

☆دوران عمل ترک جماع مکروہات وممنوعات وحرام وبدبودار اشیاء بمطابق اسلام کا خیال رکھیں۔

☆عمل کے کم از کم ابتدائی تین دن روزہ ضرور رکھیں۔

☆دوران عمل مکمل خلوت ہو۔ ذکر کرنے کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔

☆دوران عمل کافور، عود، زعفران اور صندل سرخ کا بخور استعمال کریں۔

☆عمل کھلے آسمان کے نیچے مت کریں۔ کمرے میں عمل کریں یا کم از کم چھت والی جگہ ہو۔

☆عمل کا وقت بعد از نماز عشاء مقرر کریں اور اس کی پابندی کریں۔

☆عمل سے پہلے غسل کریں۔ صاف اور دھوئے ہوئے کپڑے استعمال کریں۔

☆عطر گلاب لگائیں۔

☆عمل شروع کرنے سے تین چار دن قبل سے استغفار کا ورد شروع کر دیں۔

☆عمل شروع کرنے سے قبل حسب توفیق صدقہ اور خیرات دیں اور شیرینی بھی تقسیم کریں۔

☆بخور جلا کر عمل شروع کریں۔

☆عمل شروع کرنے سے پہلے حصار اپنے گرد انگلی سے قائم کریں۔ (درود شریف' الحمد شریف' آیت الکرسی' چاروں قل) تین تین بار پڑھنا ہیں۔

☆حصار قائم کرنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر بیٹھ جائیں۔ مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔

(بسم اللہ الرحمن الرحیم' لاحول ولاقوت الا با اللہ العلی العظیم' یا اللہ' یاصمد' یا احد' یا اول' یا آخر' درود شریف)۔ تین تین بار پڑھنا ہیں۔

☆پھر اسم الٰہی یا اللہ کا ذکر اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد کی تعداد کے مطابق کریں۔

☆روزانہ مندرجہ بالا دعا و حصار پڑھ کر عمل کریں۔

☆بعد عمل ہاتھ اُٹھا کر دعا اپنے عمل میں کامیابی اور تاثیر کے لیے کریں۔

☆۴۰ دن مسلسل یہ عمل کرنا ہے۔

☆ناغہ نہ ہو۔

☆آخری دن پھر صدقہ خیرات دیں اور شیرینی تقسیم کریں۔

☆مداوت کی لیے روزانہ یا اللہ کا ذکر ۳ تسبیح تک کا کریں۔

☆مداوت نہ کرنے سے عمل برقرار نہ رہے گا۔

نوٹ: سب سے اہم بات یہ ہے کہ ذکر کرتے ہوئے آپ کی توجہ' ارتکاز اور خیال منتشر نہ ہو۔ آپ کا جسم اور زبان ہی نہیں بلکہ آپ کی روح بھی ذکر میں شامل ہو پھر کہا جاسکتا ہے۔ آپ نے ذکر کا حق ادا کیا ہے۔ بالیقین' کامیابی بھی اسی صورت میں ملتی ہے' انشاءاللہ۔

عمل بلا اجازت مت شروع کریں اور عمل کی ابتداء کے دن اور مقام وغیرہ سے آگاہ رکھیں۔

عمل تسخیر موکل ذاتی

تسخیر ہمزاد و موکل کے یوں تو آپ نے کئی قواعد پڑھے ہوں گے اور شاید کسی ایک یا چند ایک پر عمل بھی کیا ہو۔ کون سا عمل درست ہے، کس طرح کیا جائے، کیا مشکلات پیش آئیں گی اور کیا نتائج حاصل ہوئے۔ اس سے قطع نظر ذیل کی سطور میں موکل (ذاتی) کے استخراج کا ایک حقیقی، حتمی اور مجرب طریقہ تحریر کر رہا ہوں۔ اس کی تعریف کرنے کی بجائے عمل کی طرف آتے ہیں۔

☆ دائرہ قمری سے نام بمعہ نام والدہ کے اعداد استخراج کریں۔

☆ تمام اعداد کا میزان حاصل کریں۔

☆ بلحاظ مراتب ان اعداد کے حروف لے لیں۔

☆ جو حروف برآمد ہوں ان کے آگے "ایل" کا اضافہ کر دیں۔

☆ نام کے اعداد کو ضرب فی النفسہ دیں۔

☆ جو عدد آئے اس کی تعداد کے مطابق روزانہ حاصلہ اسم کا ذکر کریں۔

☆ ذکر پورا ایک چلہ یعنی چالیس دن تک کرنا ہے۔

☆ عمل بلا اجازت نہ کریں۔ کیونکہ ایسے اعمال میں جان و مال کا خطرہ ہوتا ہے اور راہنمائی کی اشد ضروری ہوتی ہے۔

قارئین تسخیر موکل ذاتی کا قاعدہ بیان کر دیا گیا ہے۔ کوئی مرد و زن یہ پوچھنے کے لیے خط تحریر نہ کرے کہ کیا یہ قاعدہ مکمل ہے یا نہیں۔ یا آپ نے کچھ چھپا تو نہیں لیا۔ کچھ پوشیدہ تو نہیں ---- بالکل نہیں ---- یہ قاعدہ مکمل ہے۔

(یہ قاعدہ میں اپنے دوست اور ساتھی محمد عارف کے نام کر رہا ہوں۔ ہم دونوں قریباً ہم عمر تھے اور انیس سال کا وقت علوم مخفی کے حوالے سے اکٹھا بسر کیا۔ مرحوم سن 2002ء میں اچانک دل کا دورہ پڑنے سے جان بحق ہوئے۔ تمام قارئین سے التماس ہے کہ فاتحہ پڑھ کر مرحوم کے حق میں دعائے خیر کریں۔

عمل سورہ مزمّل

ذیل میں دیا گیا سورۃ مزمل کا عمل تین متفرق چلوں پر مشتمل ہے۔

پہلا چلہ:۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ تہجد یا عشاء کے بعد اکیس دن تک سورۃ مزمل کو روزانہ اکیس دفعہ پڑھیں۔

دوسرا چلہ:۔

چالیس دن سورۃ مزمل کو روزانہ اکتالیس مرتبہ پڑھیں۔

تیسرا چلہ:۔

سورۃ مزمل کو چالیس دن روزانہ اکیاسی مرتبہ پڑھیں۔

طریقہ کار:

چلہ کرنے کا طریقہ کار وہی ہوگا جو پچھلے صفحات میں بیان کیا جا چکا ہے مختصراً یوں سمجھ لیں دوران عمل پاکیزگی اور عبادت کا مکمل دھیان رکھیں عمل کرنے کے وقت حصار کر لیں۔ اسی طرح دیگر شرائط چلہ کی پابندی کرے۔

حاضرات کا ایک مختصر عمل

یہ عمل فرد اپنے مزاج کے موافق زیادہ سے زیادہ دو یا تین دن کے اندر ختم کرے خیال رہے کہ تین دن سے زیادہ اس عمل میں نہیں لگانے۔

عمل کچھ یوں ہے کہ **لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین** کو دو یا تین دنوں میں سوا لاکھ کی تعداد میں پڑھیں۔ پڑھائی کے دوران نشست کی جگہ تبدیل نہیں کی جائے گی۔ دوران عمل کوئی ہلکی سی خوشبو جلا لیں۔ دوران عمل کسی سے بھی گفتگو نہیں کرنی اور پڑھائی کے وقت ایک دیا یا بڑی موم بتی جلا کر اپنے سامنے رکھ لیں۔ مخلوق کے حاضر ہونے پر پچھلے صفحات میں بیان کردہ طریقے کے مطابق گفت و شنید کریں۔ یہ عمل اس میدان کا نیا کھلاڑی کسی صورت نہ کرے۔

عمل سورۃ جن برائے تسخیر

اگر کوئی شخص جنات کی تسخیر کا خواہش مند ہو تو وہ سورۃ جن کو چالیس دن تک روزانہ اکیس مرتبہ پڑھے۔ اگر تو مقصود حاصل... تو ٹھیک بصورت دیگر دوبارہ یہ عمل چالیس دن مزید کرے تاہم سورۃ جن کی پڑھائی کی تعداد اکیس سے بڑھا کر اکتالیس مرتبہ کر دے۔ باقی طریقہ کار حسب سابق رہے گا۔

عمل سورۃ جن برائے حاضرات

اگر جنات کی تسخیر کی بجائے حاضرات کا خواہشمند ہو تو مندرجہ بالا عمل صرف اتنے سے فرق کے ساتھ کرے کہ دوران عمل اپنے سامنے دیا جلا کر رکھے اور اپنی توجہ دیے سے نکلنے والے شعلے پر رکھے اس میں سے ہی حاضرات ہو گی۔ یہ انتہائی آتشی مزاج کا عمل ہے۔

سورۃ جن کا ایک خطرناک عمل

سورۃ جن کا یہ عمل صرف وہ فرد کرے جس نے پہلے جنات کی تسخیر یا حاضرات کے اعمال کیے ہوں۔ سورۃ جن کا یہ عمل یوں ہے کہ عامل چلے کے لیے کسی ویران قبرستان یا کسی بڑے قبرستان کے ویران حصے کا انتخاب کرے۔ پھر کوئی ایسی قبر ڈھونڈے جو زمانہ کی سختی سے بیٹھ گئی ہو یا اس میں داخلے کا

راستہ بن گیا ہو۔ گورکن کی مدد سے بھی ایسی قبر با آسانی تلاش کی جا سکتی ہے۔ نئے چاند سے یہ عمل شروع ہو گا یعنی عامل قبر میں بیٹھ جائے۔ بیٹھنے کا وقت بعد از عشاء یا بعد از تہجد ہونا چاہیے۔ جو بھی وقت ہو عمل صبح صادق سے قبل لازم ختم ہو جائے۔ قبر میں بیٹھ کر اکتالیس دن روزانہ اکیس مرتبہ سورۃ جن کی درمیانی آواز میں تلاوت کرے۔ چالیس دن سے قبل کئی نظارے سامنے آئیں گے۔ غیر مرئی مخلوقات گفتگو کا سلسلہ شروع کرنا چاہیں گی یا آپ سے کسی طور تعلق قائم کرنا چاہیں گی تاہم کچھ بھی ہو جائے اختتام عمل سے قبل کوئی قدم نہ اُٹھائیں نہ ہی اُن سے گفتگو کریں خیال رہے دوران پڑھائی کسی بھی صورت میں قبر سے باہر نہ نکلیں جو بھی صورت ہو قبر کے اندر ہی رہیں کوئی بھی مخلوق آپ کو نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ بشرطیکہ قبل از عمل آپ نے اپنا حصار کر لیا ہو۔ یہ عمل آپ جنات کی تسخیر یا حاضرات یعنی دونوں مقاصد کے لیے کر سکتے ہیں۔ فرق صرف آپ کی اُس نیت کا ہے جو آپ عمل شروع کرنے سے قبل اپنے ذہن میں رکھیں گے۔ اس عمل میں چراغ استعمال نہیں کرنا۔

آیت الکرسی کی حاضرات

آیت الکرسی کو چالیس دن تک روز، ۳۱۳ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ جو حاضرات ہو گی وہ بچوں پر ہی نہیں بلکہ بڑوں پر بھی کام کرے گی۔

حاضرات ارواح/قبور

حاضرات ارواح یا قبور دیگر حاضرات کی نسبت زیادہ دلچسپ لیکن خطرناک قسم کی حاضرات ہیں۔ ذیل میں ایک عمل تحریر کر رہا ہوں یہ عمل مندرجہ بالا دونوں مقاصد کے لیے کام دے گا۔

جس آدمی یا عورت کی حاضری مطلوب ہو اس کے نام اور نام والدہ کے اعداد کے مطابق **"سلام قول من رب الرحیم"** اور **"سورۃ یٰسین"** کی پڑھائی کریں۔

ارواح کی حاضری گھر اور قبرستان دونوں جگہ ممکن ہے۔ تاہم اگر آپ گھر پر ہی یہ عمل کریں تو الگ تھلگ کمرے میں کریں۔ کمرے میں عامل کے علاوہ صرف وہ افراد موجود ہوں جن کا روح کے ساتھ براہ راست تعلق یا کام ہو۔ دیگر افراد کی موجودگی عمل میں رکاوٹ کا باعث ہو سکتی ہے۔ کمرے میں روشنی انتہائی مدھم رکھیں اور حاضرات کے سلسلے میں جن اصول وقواعد کو کتاب کے صفحات میں بیان کیا گیا ہے ان پر عمل کریں۔

یہی عمل آپ کسی قبر پر بھی کر سکتے ہیں۔ تاہم قبرستان میں عمل کرتے ہوئے عامل کے ساتھ دیگر افراد کی تعداد کم از کم ہو۔ عموماً لوگ قبرستان کی وحشت اور اندھیرے کی خوف پر قابو نہیں پا سکتے اس لیے اُن کی طبیعت کی خرابی یا خوف کے باعث طاری وحشت وغیرہ عمل میں رکاوٹ کا باعث بن جاتی ہے۔

عمل سورۃ اخلاص

حاضرات کے سلسلے میں سورۃ اخلاص کے دو عمل تحریر ہیں۔

اول: اپنے نام کے کل مرکب اعداد استخراج کریں جو تعداد حاصل ہو اتنی تعداد میں روزانہ سورۃ اخلاص کو پڑھیں۔

دوم: روزانہ چودہ سو مرتبہ ایک نشست میں سورۃ اخلاص کا ورد چالیس دن تک کریں۔

میرا ذاتی مشورہ ہے دوسرے عمل کی بجائے پہلا عمل زیادہ موثر ہے۔

سورۃ کوثر کا عمل

سورہ کوثر کو کامل چالیس دن بعد از عشاء روزانہ ۱۰ مرتبہ پڑھے۔

یہ پہلا چلہ ہوگا۔

دوسرے چلے میں اس تعداد کو دوگنا کردے۔

تیسرے چلے میں اس تعداد کو تین گنا کردے۔ انشاءاللہ اس کی حاضرات کھل جائیں گی۔

تسخیر حاضرات و مخلوقات

ذیل کی سطور میں ایک ایسا عمل تحریر ہے۔ جو مخلوق اور حاضرات دونوں کی تسخیر میں ایک سا موثر ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے۔ درج ذیل ترتیب سے تحریر کردہ ورد کو اپنا معمول بنا لے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم (سات مرتبہ)

درود ابراهیمی (سات مرتبہ)

سورة فاتحہ (سات مرتبہ)

سورة الرحمن (سات مرتبہ)

سورة اخلاص (سات مرتبہ)

آیت الکرسی (سات مرتبہ)

درود ابراهیمی (سات مرتبہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم (سات مرتبہ)

مندرجہ بالا عمل اسی ترتیب سے بعد از نماز عشاء پابندی سے پڑھتے رہیں اس عمل کی بدولت فرد کو غائب سے اطلاعات کا ظہور اور غیر معمولی خبریں ملیں گی۔ یہ عمل باقاعدہ ظاہر ہونے والی حاضرات کے حوالے سے تحریر نہیں کیا گیا یہ تسخیر یا حاضرات کا باقاعدہ عمل نہیں ہے۔ لیکن اس عمل کی یہ بنیادی خوبی ہے کہ یہ فرد کے ذہن اور اس کی چھٹی حس، وجدان اور دور بینی کی صلاحیت کو نکھارتا ہے۔ فرد بلا کسی واسطے کے پیش گوئی اور پیش بینی جیسی صلاحیتوں کا حامل ہو جاتا ہے۔

اس عمل کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس کے عامل کو کسی بھی قسم کے موکلات، جن، دیو یا پری

وغیرہ پریشان نہیں کرتے اور وہ ان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔

تسخیر عموی و مخلوق کے حوالے سے بھی یہ عمل مجرب ہے۔ اس عمل کے عامل کے ساتھ لوگ عزت و تکریم کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ مخلوق اُس سے نرم روی اور پیار سے پیش آتی ہے۔ حاسدُ مخالف اور دشمن مغلوب ہو جاتے ہیں۔ غرضیکہ لوگوں کے دلوں میں اُس کی عزت اور محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

اس عمل کے استعمال کا ایک آزمودہ طریقہ یہ ہے کہ روزانہ پڑھائی کرنے کے بعد پوری توجہ سے پانی پر دم کرلیں۔ کم سے کم چالیس دن دم کرنے کے بعد یہ پانی جس کو بھی پلائیں گے وہ آپ کا مطیع اور فرمابردار ہو جائے گا۔

سورۃ اخلاص کی حاضرات

سورۃ اخلاص کی حاضرات ایک عمل انتہائی سادہ اور پرتاثیر ہے عموماً حاضرات کے متلاشی متفرق اعمال کے طالب ہوتے ہیں تاہم میرا مشورہ یہ ہے کہ بہت زیادہ اعمال کو تجربہ میں لانے کی بجائے ایسے اعمال جن کو وہ باآسانی سمجھ سکتے ہوں اور اپنی طبع کے مطابق کامیابی سے عمل پیرا ہونے کے بارے میں پُر اُمید ہوں صرف اُن پر عمل کریں۔

سورۃ اخلاص کی حاضرات کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سفید کاغذ کے وسط میں ایک گول دائرہ لگائیں اس میں کالا رنگ بھر دیں اور اس دائرے کے گرد سورۃ اخلاص تحریر کر دیں۔ یہ کام شرف قمر یا اوج قمر کے وقت کریں۔ یہ اوقات کار آپ خالد روحانی جنتری اور ماہنامہ راہنمائے عملیات میں دیکھ

سکتے ہیں۔

بعد ازاں اس کاغذ کو سامنے دیوار پر لگا لیں اور کالے دائرے پر توجہ مرکوز کر لیں پیچھے پر دیا، موم بتی یا انتہائی ہلکی پاور کا بلب روشن کر لیں۔ سورۃ اخلاص کو اپنے نام کے اعداد کے مطابق پڑھنا شروع کریں۔ اسی طریقہ کار کے مطابق اکتالیس دن کا چلہ مکمل کریں۔ یہ عمل عروج ماہ میں شروع کریں۔ اختتام عمل سے قبل کسی طور بھی حاضرات سے گفتگو یا رابطہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔

حاضرات کے ظہور پر آپ کو کیا رد عمل ظاہر کرنا ہے اور کیا طریقہ کار اختیار کرنا ہے اس بارے میں تفصیلی بحث پچھلے صفحات میں کی جا چکی ہے۔

حاضرات کا ایک خاص عمل

پہلے مختصر اعمل پڑھ لیں پھر اس کی تفصیل میں جائیں گے۔ اول گیارہ بار درود شریف پڑھیں پھر گیارہ بار **بسم اللہ** شریف تین سو تیرہ بار **لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین**۔ پھر گیارہ بار **بسم اللہ** پڑھیں اور پھر گیارہ بار **درود شریف** پڑھ کر عمل کو ختم کر دیں۔

یہ عمل آپ نے روزانہ چالیس دن تک کرنا ہے۔ عمل کا وقت رات کا اور جگہ گھر یا کوئی اور مقام بھی ہو سکتا ہے۔

اس کی حاضرات کا طریقہ یہ ہے کہ ایک کاغذ لے کر اس کے وسط میں کالا دائرہ لگا دیں۔ دائرے کے اوپر معمولی سا سرسوں کا تیل لگا دیں۔ جس فرد یا بچے پر حاضرات مطلوب ہوں اس کو

دائرے کو توجہ سے دیکھنے کا کہیں جب تک کچھ نظر نہ آئے آیت کریمہ **لا الـــٰـــہ الا انــت سبحانک انی کنت من الظٰلمین** کا ورد کرتے رہیں اور حاضرات ہونے پر سوالات و جوابات کا سلسلہ شروع کریں۔

اس آیت کریمہ کی حاضرات کا معمولی فرق کے ساتھ ایک طریقہ کار یہ بھی ہے کہ جب معمول کو دائرے میں دیکھنے کا کہیں تو پہلے اُونچی آواز میں ۳۱۳ بار آیت کریمہ کا ورد کرلیں اور پھر معمول کی طرف سوال جواب کے سلسلے میں متوجہ ہوں باقی تمام طریقہ کار حسبِ سابق رہے گا۔

عمل برائے خاتمہ حاضرات، آسیب، جنات

کسی فرد پر اگر کوئی سایہ ہو یا جنات وغیرہ کا اثر ہو تو اس کے حل کے لیے ذیل میں دیئے گئے طریقہ کار میں سے حسبِ منشاء کسی کا انتخاب کرلیں۔

پہلا طریقہ:

عمل شروع کرنے سے پہلے حصار کرلیں پھر سورۃ مزمل کی پڑھائی شروع کریں۔ پڑھائی کے دوران شروع میں آواز آہستہ ہو اور بتدریج آواز اونچی ہوتی چلی جائے۔ سورۃ مزمل کے خاتمے

کے بعد سورۃ رحمٰن کی تلاوت کریں اور اس کے بعد معوذتین کی تلاوت کریں اسی ترتیب سے مسلسل اُس وقت تک تلاوت کریں جب تک جنات یا موکلات وغیرہ حاضر نہ ہو جائیں یا ان کے اثرات کا خاتمہ نہ ہو جائے۔

دوسرا طریقہ:

اگر مریض دور ہو اور آپ خود وہاں نہ جا سکیں تو مندرجہ بالا پڑھائی کسی کھانے والی چیز پر مسلسل سات دفعہ پڑھ کر اُس فرد کو تمام خوراک ایک ہی نشست میں کھلا دیں۔ خوراک کی مقدار اُس مقدار سے زیادہ ہونی چاہیے جو فرد عام حالت میں کھا لیتا ہے۔

تیسرا طریقہ:

مٹی کی ایک ہانڈی لیں اس میں بکرے کی تازہ کلیجی، دال ماش، لونگ اور ذیل میں دیا ہوا نقش زعفران سے لکھ کر ڈال دیں۔

ر	ب	ک	ت	م
م	ر	ب	ک	ت
ت	م	ر	ب	ک
ک	ت	م	ر	ب
ب	ک	ت	م	ر

اس ہانڈی کے اُوپر ڈھکن رکھ کر کناروں پر مٹی یا آٹے کی مدد سے ہانڈی کو بند کر دیں۔ اس کے بعد ہانڈی کو ہلکی آگ پر پکنے دیں ساتھ ہی بخورات جلاتے رہیں اور مندرجہ بالا ورد کرتے

رہیں۔ جب تک ہانڈی میں موجود تمام اشیاء مکمل طور پر جل نہ جائیں یا ہانڈی پھٹ نہ جائے ذکر کو جاری رکھیں۔ انشاء اللہ ہانڈی کے جلنے یا پھٹنے تک جنات، موکلات، آسیب یا جو بھی مخلوق ہو گی وہ ختم ہو جائے گی۔

عمل دفع جنات

اس چلہ کے یوں تو کئی فوائد ہیں۔ تاہم دفع جنات کے حوالے سے یہ چلہ بہت مثبت نتائج کا حامل ہے۔ جب کسی جنات زدہ شخص یا کسی بھی ایسے شخص کا علاج کرنا مقصود ہو جس پر کسی بھی غیر مرئی مخلوق کا اثر ہو تو پہلے حصار باندھ لیں۔ حصار کا جو طریقہ کار بیان کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ مزید اکیس مرتبہ سورۃ مزمل پڑھ کر حصار کرلے۔ اس حصار کے تحت عامل ہر طرح سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور اگر پورے گھر کا حصار کرلے تو جنات وغیرہ اپنی مدد کے لئے باہر سے کسی کو طلب نہ کرسکیں گے۔ حصار باندھنے کے بعد متاثرہ مریض کو سامنے بٹھا کر سورۃ مزمل کا ورد اُونچی آواز میں اُس وقت تک کرتا رہے جب تک جنات وغیرہ ظاہر نہ ہو جائیں۔ تاہم ان کے ظاہر ہونے پر سورۃ کو مکمل کیے بغیر ان سے ہمکلام نہ ہو۔ سورۃ مکمل ہونے کے بعد حاضر ہونے والی مخلوق متاثرہ مریض کو چھوڑ دے گی۔ اگر کسی وقت ایسی صورت ہو کہ وہ مریض کو نہ چھوڑے تو مریض کو دھونی دیتے ہوئے سورۃ کا اونچی آواز میں ورد جاری رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی حاصل ہو گی۔ دھونی مریض کے ناک میں دینے کی ضرورت نہیں صرف فضا میں دھونی کا ہونا ہی کافی ہے۔

کورسز

عملیات اعداد' نجوم' پامسٹری' جفر' ساعات

علوم مخفی سے اپنی طویل رفاقت اور مختلف اخبار و رسائل میں لکھنے کے دوران اندرون اور بیرون ملک سے علوم مخفی کے شائقین کا مسلسل یہ اصرار رہا کہ ان کو علوم مخفی کی تعلیم دی جائے۔ لیکن میرے لیے ہر فرد کو الگ الگ تعلیم دینا ممکن نہ تھا۔ اس وجہ سے 1991ء میں خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز کے نام سے علوم مخفی کی تعلیم کا ایک باقاعدہ ادارہ تشکیل دیا گیا۔ جس کے تحت بذریعہ ڈاک اور بالمشافہ ان علوم کی تعلیم دی جاتی ہے۔

خالد اسحاق راٹھور' پرنسپل خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز' لاہور نے اپنے سالہا سال کے تجربے اور تحقیق کی روشنی میں علوم مخفی پر مختلف کورس تیار کیے جو ایک طویل عرصے تک ادارے میں پڑھائے جا رہے ہیں۔ اس وقت درج ذیل کورسز کی تعلیم دی جا رہی ہے۔

(1) عملیات

(2) نجوم

(3) اعداد

(4) پامسٹری

(5) جفر

(6) ساعات

نقوش و عملیات

خصوصی نقش اور روحانی و عملیاتی مدد

مندرجہ ذیل نقوش والواح وغیرہ کے علاوہ آپ کسی بھی مقصد کے لیے روحانی و عملیاتی مدد حاصل کر سکتے ہیں۔
جواب طلب امور کے لیے اپنا پتہ لکھا جوابی لفافہ ضرور ارسال کریں ورنہ جواب سے معذرت۔

لوح دست غیب	مالی آسودگی' ادائیگی قرض' کاروبار میں برکت' نوکری میں ترقی
لوح آیت الکرسی	بچے اور زچہ کی حفاظت' برائے تحفظ سحر جادو' گھر وافراد خانہ کی حفاظت۔
زچگی اور امراض خواتین	بچوں کی پیدائش کے مسائل و امراض یا اس سلسلے میں سحری وروحانی' خصوصی نسوانی امراض کے حل کے لیے مجرب
طلسم تسخیر وحاجت	آپ بھی رزق، دولت، شادی، تسخیر مطلوب، تسخیر خلق، حصول عہدہ، انعامی بانڈ، تسخیر دشمن، حصول اولاد، صحت، جادو وسحر سے حفاظت، حفظ امن یا کسی بھی مطلب کے لیے
لوح اسم اعظم	ہر فرد کے کام اور نام کی مناسبت سے خاص اسم الٰہی استخراج کیا جاتا ہے۔ اپنے ذہنی' روحانی' مالی' مادی ہر قسم کے مسائل کے حل کے لئے لوح اسم اعظم تیار کروائیں۔
طلسم صحت	لوح تیار کرتے ہوئے خاص کواکبی اوقات اور ستاروں کی خاص پوزیشن کو مدنظر رکھا جاتا ہے، جس سے فرد کو بیماری سے نجات اور صحت کی غیر معمولی برقی ومقناطیسی قوت حاصل ہوتی ہے۔
لوح تحفظ (لاکٹ)	دشمن سے حفاظت' صحت' سحری وآسیبی امراض سے بچاؤ' تحفظ اور قوت جسمانی
لوح مریخ	مقابلے میں کامیابی' مردانہ طاقت' صحت' جسمانی بہتری
لوح شمس	عزت وقار' شہرت' کامیابی' عروج' حصول عہدہ' اعلیٰ پوزیشن' کامیابی' نوکری میں ترقی' اولاد نرینہ
لوح زہرہ	عوام وخواتین میں مقبولیت' تسخیر محبوب' رجوع خلقت' شادی' حسن' خوبصورتی اور کشش پیدا کرنے کے لیے

لوح عطارد	برائے علم و عقل اور حافظے میں اضافہ، رزق، کاروبار اور تجارت میں ترقی، فصاحت و بلاغت، دماغی امراض سے بچاؤ، امتحان میں کامیابی
لوح مشتری	دولت، استحکام، خوش حالی، تجارت میں اضافہ، ترقی، حصول جائیداد، انعامی بانڈ، لاٹری، خاتمہ غربت
طلسم مشتری (سکہ)	شرف مشتری کے وقت یہ سکہ بنایا گیا اسکو آپ تجوری یا روپے رکھنے کی جگہ پر رکھ دیں
طلسم صحت مشتری	مختلف امراض کا خاتمہ، حصول صحت وغیرہ
لوح زحل	برائے پختگی، عظمت، بزرگی، عمارتوں، گھروں، عہدوں اور مرتبے کے استحکام (مثل بادشاہ، وزیر، پروفیسر، اعلیٰ سیاست دان، ڈاکٹر، نجومی)۔ دفع نحوست زحل
لوح راس	دولت، عمارت، شہرت، کامیابی، میڈیا وار میں کامیابی، عاملین، نجومی، جفار اور پیروں کے لیے خاص طور پر مفید
خاتم سلیمان	۱۳۳ امور جن کا ذکر ہماری کتاب طلسمات زہرہ میں کیا گیا ہے
لوح استخارہ	کسی بھی کام کے لیے استخارہ کرنے کے لیے مفید لوح
انگوٹھی طلسم کواکب	ہر کوکب کی ایک خاص طلسمی شکل ہے۔ اس ہی شکل کے تحت ہر کوکب کی انگوٹھی الگ الگ بنائی گئی ہے
انگوٹھی عدد ۹ کی	عدد ۹ کی انگوٹھی اپنی حیرت انگیز فوائد کی وجہ سے بہت زیادہ استعمال ہوتی ہے
انگوٹھی	کسی بھی مقصد کے لیے
انگوٹھی مریخ	صحت، توانائی، جسمانی، مردانہ، جنسی قوت اور درد کمر کے لیے

خصوصی نقش اور روحانی و عملیاتی مدد

مندرجہ بالا نقوش والواح وغیرہ کے علاوہ آپ کسی بھی مقصد کے لیے روحانی و عملیاتی مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ جواب طلب امور کے لیے اپنا پتہ لکھا جوابی لفافہ ضرور ارسال کریں ورنہ جواب سے معذرت۔

زائچہ سازی

مندرجہ ذیل زائچہ جات خالد اسحاق راٹھور ماہر عملیات، نجوم پامسٹری، اعداد و جفر از خود تیار کریں گے۔ آپ مکمل اعتماد کے ساتھ رجوع کر سکتے ہیں۔ آپ درج ذیل فیس ادا کر کے حسب منشاء دل پسند زائچہ بنوا سکتے ہیں۔

وقتی زائچہ (بمعہ پیشن گوئی)

زائچہ شادی، زائچہ کاروبار، زائچہ اولاد، زائچہ صحت، زائچہ سحر وغیرہ

خوش قسمتی کا پتھر

بچے کا نام نکلوانا

سالانہ زائچہ (بمعہ پیشن گوئی)

حالات زندگی

بذریعہ اردو کمپیوٹر رپورٹ

سترہ (17) اہم امور پر بحث

حالات زندگی جاننے اور مستقبل کو بہتر طور سے بسر کرنے کے خواہش مندوں کے لیے خالد آسٹرو سوفٹ ویر کے تحت "پیدائشی رپورٹ زندگی کے سترہ اہم امور پر" میں درج ذیل 17 مختلف امور زیر بحث آئیں گے:-

۱۔ مزاج و کردار
۲۔ زندگی خوشیاں اور تکمیل خواہشات
۳۔ محبت و رومانس
۴۔ مشاغل
۵۔ صحت
۶۔ مالی حالت
۷۔ طریق زندگی
۸۔ کیریئر
۹۔ روزگار
۱۰۔ موزوں پتھر
۱۱۔ موزوں دھات
۱۲۔ موزوں دن
۱۳۔ موزوں رنگ
۱۴۔ آپ کا برج
۱۵۔ آپ کا ستارہ
۱۶۔ اسم الٰہی برائے ذکر
۱۷۔ زائچہ پیدائش

پیدائشی زائچہ

بمعہ حالات

طالع پیدائش کے اثرات، تمام کواکب کے زائچے کے مختلف گھروں میں اثرات، تمام کواکب کے برجوں میں اثرات اور نظرات کے اثرات۔

ادوار/ دشا

ادوار کواکب پیدائش سے لیکر آئندہ 70 سال کیلیے (دور اکبر، دور اصغر اور دور صغیر)

ادوار کواکب پیدائش سے لیکر 70 سال کیلیے (دور اکبر، دور اصغر، دور صغیر اور دور صغیر الاصغر)

ازدواجی/جنسی رپورٹ

یہ جاننے کے لئے کہ آپ کی اور فریق ثانی کی ازدواجی اور

جنسی رفاقت موزوں ہے یا نہیں اور یہ رفاقت کس قسم کے اثرات لئے ہوئے ہے۔ کیا آپ کا متعلقہ عورت یا مرد کے ساتھ شادی کرنا موزوں ہے۔ شدہ شادی افراد بھی ہوا سکتے ہیں۔

عددی رپورٹ

زندگی کی عمومی رپورٹ

یہ عددی زائچہ تقریباً 10 صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں یہ امور زیر بحث آئیں گے۔ نام کا نمبر' عمومی خصوصیات' مزاج' کردار روزگار وغیرہ' خوش قسمت پیشے' خوش قسمت رنگ' خوش قسمت پتھر' خوش قسمت دن' خوش قسمت تاریخیں' اہم سال' تاریخ پیدائش کا مفرد عدد اور اس کی خصوصیات' تاریخ / دن پیدائش کے عدد کے اثرات' نام کا مفرد عدد اور اس کے اثرات' دولت کا عدد اور اس کے اثرات' نام اور تاریخ پیدائش کا مرکب عدد اور اس کی خصوصیات' نام کا پہلا حرف اور اس کے اثرات' نام کے کل حروف کی تعداد اور اس کی خصوصی اثرات' ذات کا عدد اور اس کے اجتماعی اثرات۔

سالانہ رپورٹ

یہ رپورٹ علم اعداد کے تحت آپ کے ایک سال کے حالات پر روشنی ڈالتی ہے۔ ایک سال کی رپورٹ قریباً 2 تا 3 صفحات پر مشتمل ہے۔

ماہانہ رپورٹ

یہ رپورٹ علم اعداد کے تحت آپ کے ایک ماہ کے حالات پر روشنی ڈالتی ہے۔

بائیوردم رپورٹ

بائیوردم ایک جدید تحقیق ہے۔ اس کے مطابق بوقت پیدائش سے انسان جسمانی' ذہنی اور جذباتی پہلوؤں سے ایک خاص حیاتیاتی ارتعاش سے گزرنا شروع ہو جاتا ہے۔ کون سا حیاتیاتی دور کون سے کاموں' امور اور زندگی کی پہلوؤں سے تعلق رکھتا ہے اس بارے میں تفصیل اور طریقہ کار آپکو روزانہ بائیوردم رپورٹ کے ساتھ ملے گا۔

پتھر و جواہرات

ادارہ آپ کے لئے جواہرات و پتھروں کے انتخاب کے علاوہ صرف قیمتی ہی نہیں بلکہ کم اور درمیانی مالی وسائل کے حامل لوگوں کے لئے کم قیمت کے سستے لیکن طاقتور اثرات کے حامل موزوں پتھر بھی فراہم کرتا ہے۔ آپ ہر قسم کے پتھروں کے حصول کے لئے رجوع کر سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لیے خود ملیس یا جوابی لفافہ جس پر آپ کا پتہ تحریر ہو ارسال کریں۔ یہ تفصیلات آپ کو مفت فراہم کی جائیں گی۔

رابطہ خالد اسحاق راٹھور' مکان نمبر ۲' گلی نمبر ۱۱' محمد نگر نزد جامعہ نعیمیہ' گڑھی شاہو لاہور

راٹھور پبلشر کے تحت شائع ہونے والی کتب

راہنمائے عملیات (ماہنامہ)	25روپے
ہر ماہ شائع ہوتا ہے۔	
خالد روحانی جنتری	80روپے
ہر سال شائع ہوتی ہے۔	
روحانی مشورے (ترمیم شدہ)	50روپے
علم الحروف	100روپے
راہنمائے عملیات (ترمیم شدہ)	80روپے
نبی ﷺ کے وظائف	
قاموس جفر	
جفر جامع	
راہنمائے تل شناسی	40روپے
اسباق دست شناسی	60 روپے
مکمل پامسٹری	
راہنمائے دست شناسی	زیر طبع
آسٹرو پامسٹری	
ساعات حقیقی	90 روپے
خزینہ اعداد (ترمیم شدہ)	50 روپے
علم اعداد حقیقی	
خالد نجوم	
راہنمائے علم نجوم (حصہ اول)	80روپے
راہنمائے علم نجوم (حصہ دوم)	زیر طبع
ملکی نجوم	
مفتاح الرموز واسرار الکنوز	80روپے
ازدواجی نجوم	
طبی نجوم	زیر طبع
۱۰ سالہ جنتری ۲۰۰۰ تا ۲۰۱۰	115 روپے
عملیات قرآن (زیر طبع)	60روپے

پاکستان کا مستقبل	
طب از رسول ﷺ	
آسان عملیات	60روپے
قرآن اور طب	
السحر الاحمر	50روپے
خالد جامع العلوم مخفی	
تاش کے ۵۲ کارڈ	
خالد رمل	
طلسمی جواہرات	زیر طبع
مراقبہ	زیر طبع
خوابوں کی تعبیر	
طلسمات زہرہ (عملیات تسخیر)	60روپے
پامسٹری، جنس اور ہماری نفسیات	زیر طبع
مستصلہ قادر الکلام	50 روپے
خالد فالنامے	
بائیوردم	
ہندی نجوم بمعہ لگن سارنی و ۲۰ سالہ ہندی جنتری	110روپے
بانڈز ریس اور لاٹری کے نمبر (ترمیم شدہ)	100روپے
السحر العجیب فی جلب الحبیب	90روپے
اقوال امرضیہ فی معرفۃ الاعمال الرملیہ	40روپے
سحر بارنوخ	50روپے
کتب ابن عربی (اول)	زیر طبع
مجربات خالد	55روپے
تسخیر موکلات وحاضرات	60روپے
اصول وقواعد عملیات (زیر طبع)	90روپے
الاسماء الحسنیٰ (زیر طبع)	90روپے
پاراشرا سسٹم آف آسٹرالوجی (زیر طبع)	90روپے

ISBN 969 636 026 7

رابطہ: خالد اسحاق راٹھور، مکان نمبر 2، گلی نمبر 11، نزد جامعہ نعیمیہ محمد نگر، گڑھی شاہو لا